اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

مشکوۃ

MONTHLY MISHKAT

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA

BHARAT

جلد 7 نومبر 2023 - نبوت 1402 - ربیع الثانی/جمادی الاوّل 1445 شمارہ 11

اس شمارہ میں خاص

- میدان عمل میں تائید و نصرت کے ایمان افروز ذاتی واقعات
- سیرت آنحضرت ﷺ عبادات کے آئینہ میں

پرچم کشائی

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2023ء

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2023 کے موقع پر علم انعامی حاصل کرتے ہوئے

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2023

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان 2023

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کرناٹک

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر کشمیر

قائد صاحب عثمان آباد مہاراشٹر موازنہ مجالس کا انعام حاصل کرتے ہوئے

مکرم سفارت خان صاحب سابق نائب صدر ایسٹ انڈیا امسال مجلس انصار اللہ میں شامل ہوئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی"
(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: شمیم احمد غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی /کلام الامام المہدی/ امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطبات جمعہ ماہِ ستمبر 2023ء	4
میدان تبلیغ میں تائید و نصرت کے ایمان افروز ذاتی واقعات	9
سالانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	15
سالانہ رپورٹ مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت	19
پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2023	22
بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 45)	24
فتاویٰ مصلح موعودؓ	28
Diary Dose	29
گوشۂ ادب	31
بزم اطفال / Mishkat Archives	32
Health & Fitness	34
سائنس کی دنیا	36
Message of Huzoor Anwar (ABA) On National Ijtema Majlis Khuddam-ul-Ahmdiyya Bharat, Oct 2023	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
اطہر احمد شمیم، ریحان احمد شیخ
سید سعید الدین، سلیق احمد نائک

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، حافظ نعیم احمد پاشا
مرشد احمد ڈار، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک	₹ 220
بیرون ملک	$ 150
قیمت فی پرچہ	₹ 20

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

گر محبت نہیں بے کار ہے انساں ہونا

انسان دو محبتوں کے مجموعے کا نام ہے۔ ایک ہے خالق سے محبت دوسرا ہے اسکی مخلوق سے محبت۔ جس میں یہ دونوں محبتیں موجود ہوں وہ انسان کہلانے کا مستحق ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کیا خوب فرماتی ہیں کہ

خلقت انس میں ہے انس و محبت کا خمیر
گر محبت نہیں بے کار ہے انساں ہونا

اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں انسانیت کا درس دینے کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔ انبیاء حقوق انسانی کے علمبردار ہوتے ہیں۔ اس دور آخر میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو اسی مقصد وحید کے لئے آنحضرت ﷺ کی اتباع میں مبعوث فرمایا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پیغام لے کر آپ اس دنیا میں مبعوث ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ وہ دین دین نہیں جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔

اپنی معرکۃ الآراء کتاب کشتی نوح میں آپؑ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ”بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خود نمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خود نمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور خدا سے اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی یہ ہے کہ اس کی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 31-30)

مزید آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو آج کل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں۔“ چاپلوسی کرنے ہاں جی، جی حضوری کر لی ”اور دلوں میں نفاق اور کینہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ اخلاق قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچی ہمدردی کرے۔ دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی (النحل:91) تو یہ کامل طریق ہے اور ہر ایک کامل طریق اور ہدایت خدا کے کلام میں موجود ہے۔ جو اس سے روگردانی کرتے ہیں وہ اور جگہ ہدایت نہیں پا سکتے۔ اچھی تعلیم اپنی اثر اندازی کے لئے دل کی پاکیزگی چاہتی ہے۔ جو لوگ اس سے دور ہیں اگر عمیق نظر سے ان کو دیکھو گے تو ان میں ضرور گند نظر آئے گا۔ زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ نماز، صدق و صفا میں ترقی کرو۔“ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 200)

آج کے دور میں جہاں عدل و انصاف کا فقدان ہے اس پیغام پر کان دھرنے کی اشد ضرورت ہے کہ انسان اپنی اخلاقی قدروں کو پامال نہ کرے اور عدل و انصاف پر قائم رہتے ہوئے مخلوق خدا سے محبت اور پیار کے ساتھ پیش آئے اور ظلم و تعدی سے باز آئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دنیا اپنے ساتھ خالق و مالک کو پہچاننے والی ہو اور مخلوق خدا کے عزت اور احسان کا سلوک کرنے والی ہو۔ آمین۔

(نیاز احمد نائک)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۲۰﴾ (النساء: 20)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم زبردستی کرتے ہوئے عورتوں کا ورثہ لو اور انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ تم جو کچھ انہیں دے بیٹھے ہو اس میں سے کچھ پھر لے بھاگو۔ سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخش دوں۔ خاوند کہتا رہا کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مر گئی ہے خاوند کیا کرے؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

”اسے چاہیئے کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دیدے۔ اگر اس کی اولاد ہے تو وہ بھی وارثوں سے ہے۔ شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علیٰ ہٰذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶ ایڈیشن ۱۹۸۸ء)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی بیوی اپنی دونوں بیٹیوں کے ہمراہ آنحضرتؐ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ دونوں سعد بن ربیعؓ کی بیٹیاں ہیں جو آپؐ کے ساتھ لڑتے ہوئے احد کے دن شہید ہو گئے تھے۔ اور ان کے چچا نے ان دونوں کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے مال نہیں چھوڑا اور ان دونوں کا نکاح بھی نہیں ہو سکتا جب تک ان کے پاس مال نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔ اس پر میراث کے احکام پر مشتمل آیت نازل ہوئی۔ پھر رسول اللہؐ نے چچا کو بلوایا اور فرمایا کہ سعد کی بیٹیوں کو سعد کے مال کا تیسرا حصہ دو اور ان دونوں کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے

(سنن الترمذی، کتاب الفرائض، باب ما جاء فی میراث البنات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

لوگ عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، وارثت کے حقوق۔ اور ان کا شرعی حصہ نہیں دیتے اب بھی یہ بات سامنے آتی ہے برصغیر میں اور جگہوں پر بھی ہو گی کہ عورتوں کو ان کا شرعی حصہ نہیں دیا جاتا۔ وراثت میں ان کو جو اُن کا حق بنتا ہے نہیں ملتا۔ اور یہ بات نظام کے سامنے تب آتی ہے جب بعض عورتیں وصیت کرتی ہیں تو لکھ دیتی ہیں مجھے وراثت میں اتنی جائیداد تو ملی تھی لیکن مَیں نے اپنے بھائی کو یا بھائیوں کو دے دی اور اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب اگر آپ گہرائی میں جا کر دیکھیں، جب بھی جائزہ لیا گیا تو پتہ یہی لگتا ہے کہ بھائی نے یا بھائیوں نے حصہ نہیں دیا اور اپنی عزت کی خاطر یہ بیان دے دیا کہ ہم نے دے دی ہے۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ نمبر 116-115)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 01 ستمبر 2023ء بمقام جلسہ گاہ، جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی۔ شاملین جلسہ کو زرّیں نصائح

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ چار سال کی پابندیوں کے بعد وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو جلسہ کے مقاصد حاصل کرنے والا بنائے اور وہ اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوبارہ اکٹھا ہونے کا موقع دیا ہے تو ایک دوسرے کو مل لیں گے کچھ مجلسیں لگا لیں گے اور بس۔ نہیں بلکہ ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ جلسہ کے انعقاد کا جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں بتایا ہے اور بڑے درد سے اس کا اظہار بھی کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی بیعت میں شامل ہونیوالے دینی علم سیکھیں۔ روحانیت میں ترقی کریں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت میں بڑھیں۔ رسول کریم ﷺ کی مکمل پیروی کرنے والے ہوں۔ آپ ﷺ سے محبت کا تعلق ہو۔ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور دین مقدم ہو۔ آپ علیہ السلام ایک موقع پر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ اپنی بیعت میں آنے والوں کو اپنے اندر پاک اور انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے لائحہ عمل دیا ہے۔ انہیں نصائح فرمائی ہیں۔ پس اگر ہم حقیقی طور پر ان مخلصین میں شامل ہیں جو آپ کی بیعت میں آئے تو ہمیں پھر ہر وقت ان کی جگالی کرتے رہنا چاہئے اور پھر اپنے قول و فعل کا اس کے ساتھ موازنہ بھی کرتے رہنا چاہئے کہ کس حد تک ہم اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا مقصد ہے۔ کہیں ہم اس ترقی یافتہ دنیا میں آ کر اپنے اس مقصد کو بھول تو نہیں گئے۔ کہیں دنیا کی چکاچوند نے ہمیں بیعت کے مقصد کو بھلانے والا تو نہیں بنا دیا۔ اسلام کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے کوئی وقت بھی ان کا خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں تا کہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کر لے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ پس مسلمان کہلا کر پھر دوعملی نہیں چل سکتی۔ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ ہمارے لئے کافی سبق ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا جو ان کی تعلیموں کو جو قصے کے رنگ میں تھی علمی رنگ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہے۔ پس اس حوالے سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور ایک نئے عزم کے ساتھ جرمنی کی جماعت احمدیہ کو نئی صدی میں داخل ہونا چاہئے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور اپنی اولادوں اور نسلوں کو بھی یہ نصیحت کرتے رہیں گے اور ان کی اس طرح تربیت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کی یہ جاگ ایک نسل سے دوسری نسل میں لگتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمودہ 8 ستمبر 2023ء بمقام مسجد بیت السبوح جرمنی

انتظامیہ اور کارکنان کو زرّیں نصائح، مہمانوں کے تاثرات

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ گزشتہ ہفتہ کامیابی سے منعقد ہوا۔ سب سے پہلے تو

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں ایک وقفہ کے بعد وسیع پیمانے پر عام حالات کے مطابق جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

انتظامیہ اور شاملین جلسہ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کارکنوں کو بھی شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اس وسیع انتظام میں بہت سی جگہوں پر کمیاں رہ گئی ہوں گی بعض مہمانوں کو بھی تکلیف برداشت کرنی پڑی لیکن چونکہ دینی مقصد کے لیے آئے تھے اس لیے انہوں نے کوئی شکایت نہیں کی لیکن مجھے پتا چلا کہ بعض انتظامات صحیح نہیں تھے۔ لوگ یہاں جلسہ سننے آتے ہیں اگر سُنانے کا انتظام صحیح نہیں تو پھر جلسہ کا فائدہ کیا ہے۔ باقی انتظامات میں کمیاں برداشت ہوجاتی ہیں لیکن جلسہ سُننے کے انتظامات میں کوئی کمی برداشت نہیں ہوسکتی۔ احمدی کو توجہ دلائی جائے تو عموماً مثبت ردعمل دکھاتا ہے۔ اس مرتبہ عورتوں میں مردوں کی نسبت بہتر ڈسپلن تھا۔ مردوں کے شعبہ تربیت کو اپنی فکر کرنی چاہیے۔

ترقی کرنے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں تبھی کامیاب ہوتی ہیں۔ سب اچھا ہے کہہ کر ترقی کے راستے بند نہ کریں اور نہ اس میں شرم کی بات ہے۔

جارجیا کی ایک خاتون کہتی ہیں کہ پہلی بار جلسہ دیکھنے کو ملا۔ چھوٹے بڑے جانفشانی سے کام کر رہے تھے۔ عالمی بیعت کو دیکھ کر جذبات پر کنٹرول کرنا مشکل تھا۔ جماعت کے خلیفہ نے قلمی جہاد کا تصور ہمارے سامنے رکھا جس کی سو فیصد تصدیق کرتی ہوں۔ میرا پختہ یقین ہے کہ دنیا مستقبل میں اسلام کے بارے میں غور وفکر کرے گی اور اس کے ذریعہ خدا کو پہچاننے والے بنیں گے۔

جارجیا کے ایک سنی سکالر کہتے ہیں کہ عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا، مدینہ منورہ میں رہا۔ سُنا تھا کہ احمدی ہمیں کافر کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ مختلف ہے۔ جلسے میں جماعت کو قریب سے دیکھا، خلیفہ کے خطابات کو غور سے سُنا آپ لوگوں کو کافر کہنا غلط ہے۔ جلسے کے تین دنوں میں میرے تمام سوالوں کے جوابات ملے۔

چیک ری پبلک کے ایک مہمان کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر احمدیوں کے اخلاق دیکھ کر خدا کا وجود نظر آیا۔ لتھوانیا کی ایک خاتون ہیں جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اسلامی اصول کی فلاسفی کا لتھوانین زبان میں ترجمہ کیا ہے کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ نے مجھے شاندار موقع دیا کہ جماعت کو پرکھ سکوں۔ جماعت احمدیہ اپنے ماٹو پر حقیقی رنگ میں عمل پیرا ہے۔ جلسہ جرمنی میں میڈیا کوریج اچھی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہرحال اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔

فرمودہ 15 ستمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یوکے

محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ
اہلیہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ذکرِ خیر

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جو انسان بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک وقت گزار کر اس دنیا سے رخصت ہوجانا ہے۔ لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی صرف نیک یادیں ہوتی ہیں، جو نافع الناس ہوتے ہیں، جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا عملی نمونہ ہوتے ہیں۔

یہ ذکر ہے مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ کا جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ یہ رہتی تو قادیان میں تھیں، لیکن گذشتہ دنوں اپنی بیٹیوں کے پاس ربوہ آئی ہوئی تھیں جہاں ۹۶ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱/۹ حصے کی موصیہ تھیں۔

۱۹۵۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقعے پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا تھا۔ رخصتانے کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی بجائے، لڑکی والوں کی طرف سے شامل ہوئے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ بھی نصیحت فرمائی کہ لجنہ کی جماعتوں کو اکٹھا کرنا ہے۔ چنانچہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے

قادیان جاکر جماعت کی خواتین کو اکٹھا کرنے اور ان سے ہمدردیاں کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ آپ جاتے ہی جنرل سیکرٹری قادیان بنیں، پھر ۱۹۵۵ء میں صدر لجنہ مقامی اور پھر صدر لجنہ اماء اللہ بھارت بنیں۔ ۱۹۹۹ء تک آپ اس خدمت پر مامور رہیں۔ آپ کی ان خدمات کا عرصہ ۴۶ سال بنتا ہے۔

اپنے بچوں کو نماز اوّل وقت میں ادا کرنے کی نصیحت فرماتیں۔ بہت سی بچیوں کو آپ نے پالا۔ ان کی بہترین تربیت کی اور پھر ان کی شادیاں کروائیں۔ زمانہ درویشی میں جبکہ مالی حالات بہت کمزور تھے۔ کسی درویش کی بیٹی کی شادی ہوتی تو آپ اپنا زیور اسے پہننے کے لیے دے آتیں کہ جب تک دل کرے اسے پہنو، پھر کسی دوسری بچی کی شادی ہوتی تو زیور اسے دے دیا جاتا۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھنے والے ان کے نواسے نے نصیحت کرنے کو کہا تو اسے فرمایا کہ نصیحت تو تم خلیفہ وقت کی طرف سے سن رہے ہو، نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس خلیفہ وقت کی باتوں کو غور سے سنو اور ان پر عمل کرو۔ پھر فرمایا کہ رب کلّ شیٍٔ والی دعا پڑھتے رہا کرو۔ کہا کرتیں کہ اپنے وقف کو پوری طرح نبھانا اور خلیفہ وقت کا سلطانِ نصیر بن کر رہنا۔

فرمودہ 22 ستمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یوکے

غزوۂ بدر کے بعض ایمان افروز واقعات

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کچھ عرصہ پہلے غزوۂ بدر کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق میں واقعات بیان کیے تھے۔ آج بدر کے حوالے سے ہی بعض متعلقہ واقعات پیش کروں گا جن کا تاریخ میں ذکر ہے اور جاننا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ پہلے خطبات میں ذکر ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک میدان بدر میں مقیم رہے اور تیسرے روز آپؐ نے سواریوں کے کجاوے کسنے کا ارشاد فرمایا۔

میدان بدر سے ہی آپؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ کو مدینے کی جانب بدر کی فتح کی خوشخبری کا پیغام دیتے ہوئے بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا۔

غزوۂ بدر میں مشرکین کے بڑے بڑے سرداروں سمیت ستر کفار مارے گئے اور ستر ہی قیدی بنائے گئے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ نے بدر کے دن ایک سو چالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا یعنی ستر قیدی اور ستر مقتول ہوئے۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جب اہل فارس اور اہل روم کے درمیان جنگ ہوئی تو مسلمان اہل روم کی فتح کو پسند کرتے تھے کیونکہ وہ اہل کتاب تھے۔ جبکہ کفار قریش اہل فارس کی فتح کو پسند کرتے تھے کیونکہ وہ مجوسی تھے۔ اس بات پر حضرت ابوبکرؓ اور ابوجہل کے درمیان شرط لگ گئی اور پانچ سال کی مدت رکھی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدت کو بڑھا دو۔ اہل روم غالب آ گئے۔

لکھنے والے نے یہ لکھا ہے کہ کارزار عالم کا یہ نقشہ تھا کہ معرکہ جنگ سے بہت دُور خشک اور بنجر زمین کی سُنسان پہاڑی سے ایک شہزادہ امن نمودار ہوا اور واقعات عالم کے بالکل خلاف غلبہ روم کی پیشگوئی فرمائی۔ یہ پیشگوئی نہایت ناقابل یقین تھی۔ کفار نے اس کے صحیح ہونے میں کئی سو اونٹوں کی شرط لگائی لیکن چند سال بعد دنیا نے خلافِ امید پلٹا کھایا۔

تاریخ زوال روم کا مشہور مصنف اور مؤرخ ایڈورڈ گبن ہرقل کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ شہنشاہ روم اپنے آخری ایام میں نامرد تماشائی تھا۔ دفعتاً ۶۲۱ء میں ہرقل میدان جنگ کا سیزر بن گیا۔ عرب کے نبی اُمیؐ کی پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ عین اس وقت جب مسلمانوں نے بدر کی جنگ میں کفار کو شکست دی تو رومیوں نے ایرانیوں کو شکست دی۔

بعض نوجوان اور جوانی میں قدم رکھنے والے بچے مجھے خط لکھتے ہیں کہ کس طرح پتا چلے کہ اسلام سچا مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سچے نبی ہیں۔ یہاں کے ماحول نے ان پر یہ اثر ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ ان کو اسلام کی سچائی پر شک پڑنے لگ گیا ہے۔ انہیں غیروں کے اظہار اور قرآن کی پیشگوئیوں کو دیکھنا چاہیے۔ والدین خود بھی پڑھیں اور بچوں کو بھی پیشگوئیاں دکھائیں کہ کس طرح یہ اسلام کی سچائی پر

دلیل ہیں۔ والدین کو بھی اور نوجوانوں کو بھی اپنے علم کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔سوال کرنا ہے تو خود بھی علم حاصل کریں۔ ہماری تنظیموں کو بھی اس بارے میں علم دینا چاہیے۔

فرمودہ 29 ستمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یوکے

غزوۂ بدر کے بعض ایمان افروز واقعات اور فرضی کہانیوں کی حقیقت

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگ بدر کے بعد کے واقعات کا ذکر ہو رہا تھا۔ ان واقعات سے جہاں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور زندگی کے واقعات کا بھی پتہ چلتا ہے وہاں بعض تاریخی باتیں بھی علم میں آتی ہیں اور بعض غلط روایات کی نشاندہی بھی ہوتی ہے اگر تاریخ پڑھیں تو۔ جنہوں نے اسلام کا غلط چہرہ غیروں کے سامنے پیش کیا ہے اور مخالفین اسلام اس سے اسلام کو بدنام کرنے کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور شدت پسند مسلمان جو ہیں وہ اپنے مقاصد پورے کرنے کا مقصد حاصل کرتے ہیں۔

بہر حال آج جو واقعات میں بیان کرنے لگا ہوں ان میں پہلا واقعہ عمیر بن وہب کا ہے جو جنگ کے بعد اپنی ناکامی جو مشرکین کو ناکامی ہوئی تھی اس کا بدلہ لینے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مکہ سے مدینہ آیا تھا لیکن وہاں اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے کچھ اور کام کیا اور اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ بدر کے بعد بعض لوگ مسلمان بھی ہوئے لیکن منافقانہ رنگ رکھتے تھے ان میں عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان دونوں قبائل یعنی اوس اور خزرج کا سردار تھا ان لوگوں نے ارادہ کرلیا تھا کہ وہ ان پر حکومت کرے گا۔ یعنی عبد اللہ بن ابی کو اپنا سردار بنا رہے تھے۔ اسی دوران بھلائی آپہنچی یعنی اسلام کا پیغام پہنچ گیا اور لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور اسے بھول گئے۔ اس وجہ سے اسلام اور اہل اسلام اس کے دل میں کھٹکنے لگے۔ جب بدر کا واقعہ ہوا تو وہ کہنے لگا یہ امر تو اب غالب آتا جا رہا ہے۔ پہلے تو اس کا خیال تھا کہ تھوڑے سے لوگ ہیں جب بدر کی جنگ جیتی گئی تو اس سے فکر پیدا ہوئی اس کو چنانچہ اس نے بظاہر اسلام قبول کیا اور اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کے پیروکاروں کی ایک جماعت نے بھی اسلام قبول کرلیا اور بعض اہل کتاب بھی ان کے ساتھ تھے۔

غزوہ بنو سلیم یا قرقرۃ الکدر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ بدر سے لوٹے تو چند ہی دنوں بعد آپ کو اطلاع ملی کہ بنو سلیم اور بنو غطفان کے لوگ قرقرۃ الکدر کے مقام پر جمع ہیں اور مدینہ پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ قرقرۃ الکدر عید الفطر بھی اسی سال شروع ہوئی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ رمضان کا مہینہ ختم ہوجانے پر شوال کی پہلی تاریخ کو مسلمان عید منایا کریں۔ یہ عید اس بات کی خوشی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان کی عبادت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے مگر کیا شان دلربائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشی کے اظہار کے لئے بھی ایک عبادت ہی مقرر فرمایا۔

دوسرا واقعہ بھی اس سے ملتا جلتا ہی ہے وہ انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا وہ بھی واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ غلط ہے۔

❁❁❁

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Prop. Asif Mustafa

V CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

Asifbhai Mansoori
9998926311

Sabbirbhai
9925900467

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

Your's
CAR SEAT COVER

Mfg. All Type of Car Seat Cover

E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843

ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್

I MOBILES

Authorised Service centre of

LAVA
itel
INTEX
XOLO
the next level
Infinix
The future is Now!
TECNO
mobile
spice

1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

میدانِ تبلیغ میں تائید و نصرت کے ایمان افروز ذاتی واقعات

از مولانا غلام نبی نیاز صاحب سابق مبلغ انچارج سری نگر کشمیر

ادارت مشکوٰۃ نے احقر کو ارشاد فرمایا ہے کہ مذکورہ موضوع پر کچھ تحریر کیا جائے۔

میدان عمل کی جب بات کریں تو دونوں دینی اور دنیوی معاملات میں ہر کسی کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہر جگہ بار بار نظر آتے ہیں۔ لیکن جہاں تک واقفین زندگی کا تعلق ہے۔ انہوں نے تو دنیاوی معاملات کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے دین کے درد کو سینوں میں بسایا ہوتا ہے یا بسانے کا وعدہ کیا ہے اور یہی بات اُن کی شان ہے

مٹی کی طرح کٹ ہی گیا آسمان تلے
فضل و کرم سے اسکے گلریز ہو گیا

احقیر کی حقیقت

جہاں تک احقیر کی ذات کا سوال ہے وہ تو ایک ادنیٰ، لاشے محض معمولی اور نا قابل التفات توجہ حامل ذات ہے۔ کمزوریوں، کوتاہیوں اور بے شمار خطاؤں سے پُر یہ ذات اپنے اندر تو کوئی خوبی نہیں پاتی۔ ہاں اپنے پیارے اور محبوب پروردگار ربِ رحمٰن خدا کے فضلوں اور کرم فرمائیوں کو اگر شمار کریں تو بے انتہا ہیں اور یہ سب دامنِ خلافت سے وابستگی اور جماعت کی دین اور نوازش ہے۔ کیا یہ کم نصرت و تائید باری تعالیٰ ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے وقف کی توفیق بخشی اور حتی الوسع جب تک اس کی مرضی رہی کام کرنے کی سعادت بخشی۔ ہر جگہ جہاں میں رہا جہاں میں گیا، احباب جماعت کے تعاون سے، دعاؤں سے اور نیک خواہشات سے مولیٰ کریم کی بے شمار تائیدات اور نصرتوں مورد رہا۔ اپنی اس قیدِ حیات میں احقیر کو اپنے بزرگان ہمدردوں اور مہربان اساتذہ اور علمائے کرام سے یہی درس ملا ہے اور اس کو خاکسار نے اپنی روزمرہ اوقات میں اپنانے کی کوشش بھی کی ہے۔ وہ یہ کہ اپنی ذات کی نفی کرتے ہوئے مولیٰ کریم کر دربار میں گریہ وزاری عاجزی اور بے کس کار و نار و نے سے اس کی رحمت کے دروازے کُھل جاتے ہیں اور سالک اپنی مرادوں میں کامیاب ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ کسی دانا نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

رحمتم موقوف آں خوش گریہ ھاست
بعد ازاں از بحرِ رحمت موج خاست

یعنی جب انسان پشیمانی میں گریہ وزاری کرتا ہے تو اس وقت رحمت الٰہی کا دریا جوش میں آجاتا ہے پھر رونے والے کا دامن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بھر دیتا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے ہمیشہ اپنی بے بسی۔ کم علمی۔ بے بضاعتی اور نیستی کو سامنے رکھکر اپنے مولیٰ کریم پر بروسہ کیا اور اپنی بساط اور ظرف کے مطابق اسی ذاتِ پاک کی طرف رجوع کیا تو بہت سے تائیدات کا حامل بنا۔ داخلاً اور خارجاً جو اللہ تعالیٰ کی بے پناہ نصرت اور تائیدات خاکسار کے شامل حال رہیں وہ ایمان افروز روح پرور اور اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی جس پر کامل بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور کیا جانا چاہیئے کی دلیل بھی میرے لئے بنیں۔ خاکسار جہاں جہاں رہا اور جہاں جہاں گیا۔ احباب جماعت مرد و زن۔ طفل و جوان یعنی انصار، لجنات، خدام اور اطفال و ناصرات کا بھرپور تعاون ملا۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پانے کا مستحق قرار پایا ورنہ من آنم کہ من دانم:۔

میرا مختصر سفر زندگی

یہ یکم جون ۱۹۶۳ء کی بات ہے جب احقیر کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ میں داخلہ ملا، مہربان و مونس اساتذہ کرام کی کاوشوں اور محنت کے

بل بوتے یکم مارچ ۱۹۶۷ء مدرسہ احمدیہ سے فراغت ہوئی اگست ۱۹۶۸ء کو یادگیر کرناٹکہ میں تعیناتی ہوئی۔ستمبر ۱۹۷۰ء کو انچارج مبلغ سرینگر کشمیر مقرر ہوا۔ دوران عرصہ قیام یادگیر چار ماہ کیلئے ہبلی دھارواڑ بھیجا گیا۔ سرینگر سے بمبئی کیلئے ۱۹۷۲ء کو تبادلہ کیا گیا۔تین سال قیام کے بعد واپس سرینگر منتقل ہونے کا ارشاد ہوا اکتوبر ۱۹۹۱ء کو دہلی تبادلہ ہوا۔ وہاں کچھ مہینے قیام کرنے کے بعد واپس سرینگر آنا پڑا۔

احباب جماعت کا غیر معمولی تعاون اور تائید و نصرت الٰہی کے دلکش اور روح پرور نظارے

خاکسار عرض کر چکا ہے کہ یہ احقر جہاں جہاں رہا احباب جماعت کا بھرپور اور مخلصانہ تعاون ملتا رہا۔ وادی کشمیر کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ احقیر کو پوری ریاست کی ذمہ داری بھی تفویض ہوئی تھی۔ بلا شبہ یہ ایک اہم ذمہ داری تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور تائید سے پوری ریاست کے احباب نے نہ صرف بھرپور تعاون ہی دیا بلکہ قابل تحسین رہنمائی اور رہبری بھی فرمائی۔ میں اپنے آپ کو ان سب کا ممنون ہوں اور سوائے نیک خواہشات اور دعاؤں کے ان کو کوئی بدلہ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح میں شکر گزار ہوں ریاست میں کام کرنے والے سبھی مبلغین و معلمین کرام کا بھی کیونکہ ان سب نے کسی نہ کسی رنگ میں خاکسار کی ہر ممکن مدد اور رہنمائی بھی کی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے اس غیر معمولی تعاون کو میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سمجھتا ہوں ورنہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ یا من آنم کہ من دانم، حقیقت میرے سامنے ہے میری سب کے لئے یہی دعا ہے

خدا سکھی صدا رکھے اور بابرگ و بار رکھے
ہر ہر مصیبت سے تمہیں دائم رستگار رکھے

یادگیر سے ہبلی

خاکسار کو کچھ عرصہ کے لیے یادگیر سے ہبلی منتقل ہونا پڑا کیونکہ وہاں کی ایک عدالت نے جماعت کے خلاف ایک ایسا فیصلہ دیا تھا جس میں ہم نہ مدعی تھے اور نہ ہی مدعا علیہ اس مقدمے کے کاغذات حاصل کرنے تھے۔ چنانچہ خاکسار کی رہائش ایک ایسے ہوٹل میں رہی جو اس وقت کے صدر جماعت مسمیٰ حضرت صاحب منڈا سگھر کے دولت خانے سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر تھا۔ آنا جانا تو لازم تھا۔ چنانچہ تبلیغی و تربیتی کام کو جاری رکھنے کے پروگرام بنے۔صدر صاحب کے گھر میں بعد نماز مغرب درس کا انتظام کیا گیا۔ احباب جماعت مرد و زن جو چند ایک گھرانوں پر مشتمل تھے دور دور سے آ کر باجماعت نماز ادا کرنے اور درس سننے آتے رہے۔محترم صدر صاحب کا دولت خانہ خاص علاقے میں اکیلا احمدی گھرانہ تھا ارد گرد بریلوی فرقے سے تعلق رکھنے والے بیسوں گھرانے آباد ہے ان کی مسجد بھی نزدیک ہی تھی۔صدر صاحب کے گھر میں احمدیوں کا آنا اور درس و تدریس شروع ہونا اُن لوگوں کو کب برداشت تھا۔ ایک روز دورانِ درس سینکڑوں افراد نے محترم صدر صاحب کے گھر پر دھاوا بولا۔ حالات نازک بن گئے خصوصاً زیادہ فکر احمدی خواتین اور بچوں کی ہوئی۔حملہ آور پے در پے اندر آنے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ مجھے کسی طرح ہمارے احمدی دوست باہر نکلنے میں کامیاب ہوئے اور پولیس تک رسائی کی۔ پولیس آئی اور احمدی احباب اور خاکسار کو بحفاظت اپنی تحویل میں باہر نکالا۔ فالحمد للہ علی احسانہ

کچھ دنوں کے بعد حسب معمول خاکسار بعد نماز و درس واپس ہوٹل جانے کے لیے نکلا تو ایک سنسان بازار میں رات کو چار پانچ غنڈوں نے مجھے بد ارادے سے گھیرا۔ وہ پیٹنے ہی لگے تھے تو خاکسار نے اپنی قمیض کے آستین چڑھائے یہ حکمت کارگر ہوئی اور وہ منتشر ہو گئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ہی تو تھی ورنہ میری کیا مجال ان کا مقابلہ کر پاتا۔ ایک دیوبندی مولوی ''ریاض'' نامی جماعت کی سخت مخالفت کرتا تھا۔ چنانچہ خاکسار کی موجودگی کی وجہ سے مخالفت میں اور بڑھ گیا۔ بے وسیلہ اور غریب احمدی احباب کی دعائیں رنگ لائیں چنانچہ اس مولوی پر گندہ الزام لگا اور وہ ذلیل ہو کر رہ گیا۔محترم صدر صاحب نے تبلیغی و تربیتی پروگرام کا ایک قابلِ تحسین پروگرام ترتیب دیا تھا۔ چنانچہ کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ کرناٹکہ کے گورنر ہبلی کے دورے پر آئے ہمیں بھی مدعو کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ ہبلی کو قرآن مجید انگریزی ترجمہ اور دوسری کتاب پیش کرنے

کی توفیق ملی۔ یہ خبر اخبارات کی زینت بن گئی۔ مقدمے کا کاغذات کے حصول کے ساتھ ساتھ جماعت کی اہم ضرورت اور خواہش کو بھی اللہ تعالیٰ نے پورا کیا اور ہم سب کی محنت اور کوشش سے قبرستان کے لیے کچھ اراضی میئر شہر نے نہایت درجہ مہربانی سے الاٹ کی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے ممکن ہوا۔ یادگیر کے مخلصین نے احقر کو بہت عزت دی۔ بہت محبت کی۔ ہر ممکن خیال رکھا۔ یادگیر احقر کیلئے دبستان تجربہ گاہ تھا۔ بہت کچھ یہاں حاصل ہوا کچھ ایمان افروز واقعات بھی ہوئے۔ ایک دفعہ مجھے سخت سر درد تھا بے چینی تھی لیکن ہمارے خدا نے کچھ غیر احمدیوں کو لایا اور انہیں تبلیغ کرنے کی خواہش ظاہر کی سر درد کی پرواہ کیے بغیر ان کو سمجھایا۔ وہ مطمئن ہوئے اور خاکسار کا سر درد دور ہوا فالحمد علی فضلہ و کرمہ اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں اللہ تعالیٰ بہترین نتائج برآمد کرتا رہے۔

سری نگر میں

یادگیر سے خاکسار کا تبادلہ بطور انچارج مبلغ سرینگر ہوا۔ اور پوری وادی کشمیر کی ذمہ داری دی گئی بعدہ پوری ریاست جموں و کشمیر کی ذمہ داری سونپی گئی۔ سری نگر میں احقر کا قیام کافی دیر تک رہا۔ اس دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بے شمار واقعات رونما ہوئے۔ ان کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آگے سر خم ہوتا رہا۔ اور اپنے ربِ رحمان کی کرم فرمائیوں کی یادیں ہمیشہ سرمایہ حیات بنی رہی ہیں اور رہیں گی۔ سرینگر تبادلہ کے وقت اس وقت کے ناظر دعوت و تبلیغ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خاکسار کو ہدایت اور نصیحت فرمائی کہ فرضِ منصبی کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کا یہ ارشاد ہمیشہ زیر نظر رہے کہ سرینگر میں تعمیر مسجد کی اجازت حاصل کی جائے اور وادی کشمیر کے خدّام کو organise کر کے اپنی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تلقین کرتے رہیں۔ چنانچہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو ترجیحی بنیادوں پر لیا گیا۔ اور مسجد بن گئی اور احباب جماعت کے تعاون سے تعمیر مسجد کی جازت حاصل کرنے کی کاروائی متعلقہ اداروں کے ساتھ شروع کی گئی۔ دراصل یہ معاملہ اس لیے اہم بن گیا تھا کیونکہ حکام نے مہاراجہ کشمیر کی طرف سے الاٹ شدہ پلاٹ پر جو لیز پر تھا تعمیر مسجد سے مناہی کی ہوئی تھی اور اس سلسلے میں جموں و کشمیر حکومت نے پابندی عائد کر رکھی تھی۔ حکومت الاٹ شدہ پلاٹ کے بدلے دوسری جگہ اراضی دے رہی تھی۔ لیکن محلہ وقوع کے لحاظ سے جماعت کو وہ منظور نہیں تھی۔ اور جس جس جگہ جماعت نے بدلے میں اراضی کی نشاندہی کی تھی۔ حکام اس میں راضی نہیں تھے۔ لہذا معاملہ جوں کا توں سال ٹپکتا رہا لیکن خدا تعالیٰ کے نمائندہ خلیفہ وقت نے ہمارے ایک خط پر یہ دعائیہ الفاظ بھیجے تھے کہ ''مسجد ضرور بن جائے گی''۔ چنانچہ تمام رکاوٹوں کے باوجود الاٹ شدہ جگہ پر ہی ایک وسیع و عریض خوبصورت مسجد بن گئی۔ اور خدا تعالیٰ کے خلیفہ کی بات پوری ہوگی فالحمد للہ علی فضلی و احسانہ اس پر مستزاد یہ کہ یہ اراضی اب جماعت کی ملکیت بھی بن گئی ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت خاص کا ہی نتیجہ ہے ثم الحمد للہ۔

کشمیر کے پُر آشوب اور ناگفتہ بہ حالات اور خلیفہ وقت کی دعائیں

ریاست جموں و کشمیر عموماً اور وادی کشمیر خصوصاً جن حالات سے گزشتہ تین صدیوں سے گزر رہی ہے یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ایسے حالات میں ہر کسی کے لیے اپنی کشتی زندگی کو محفوظ رکھنا ایک معجزہ سے کم نہ تھا۔ چاہے فرد ہوں یا جمیعت ہر کوئی پریشان تھا۔ اور نفسا نفسی کا عالم نظر آرہا تھا۔ انہی حالات میں دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے احمدیوں کے خلاف طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا۔ احمدی چکی کے دو پاٹوں کے درمیان نظر آنے لگے حالات کی نزاکت کے پیش نظر محترم عبدالحمید صاحب ٹاک اور دوسرے ذمہ دار حضرات نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست دعا بھیجی۔ حضور رحمہ اللہ نے جواباً'' فی امان اللہ '' کی دعا سے نوازا۔ چنانچہ یہی دعا ڈھال بن گئی اور افراد جماعت بہت حد تک ہر لحاظ سے محفوظ و مامون رہے اور رہیں گے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ عوام الناس کے ساتھ افراد جماعت کو بھی ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین۔ یہ تو ہم احمدیوں کے لئے خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہم خلافت

کی نعمت سے سرفراز ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت ہمیشہ جماعت کے شامل حال رہتی ہے۔ پس ہمارا دعویٰ ہے کہ بِن خلافت اُمّتِ مسلمہ محفوظ و مامون نہیں ہے۔ اے کاش! مسلمان اس حقیقت کا ادراک کریں۔ خلافت ڈھال ہے اس کی اوٹ میں محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ نہ صرف اجتماعی طور پر بلکہ فردی طور پر بھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل عظیم سے احقر کو بھی محفوظ رکھا۔ اور تمام ریاست کے احمدیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔ فالحمد للہ علی فضلہ و کرمہ

افراد جماعت کے بلند حوصلے اور بصیرت افروز واقعات

اور یہ سب کچھ خلافت کی دین ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کے احمدیوں کی عموماً اور وادی کشمیر کے احمدیوں کی خصوصاً اگر بات کی جائے تو بیتے تین دہائیوں میں جو ناقابل برداشت حالات پیدا ہوئے ان میں جماعت خلیفہ وقت کی رہنمائی میں نہ صرف محفوظ و مامون رہی بلکہ ہر میدان میں آگے بھی بڑھتے رہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء وادی کشمیر کے حالات جوں کے توں بنے ہوئے تھے کہ اسی دوران محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ جو اس وقت ناظر اصلاح وارشاد کے عہدے پر فائز تھے۔ وادی کے دورے پر آئے تھے ان کے ساتھ مولانا مرحوم سید سرور صاحب ایڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی تھے۔ دونوں خاکسار کے مہمان مشن ہاؤس میں موجود تھے اسی دوران ایک برقع پوش ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کے دفتر کے گرد متعین سیکیورٹی کی پرواہ کیے بغیر صحن مسجد میں داخل ہو کر مشن ہاؤس تک پہنچنے میں کامیاب ہوا اور خاکسار سے ملنے کی خواہش کی۔ خاکسار نے کمرے سے باہر آ کر علیک سلیک کے بعد آنے کی وجہ پوچھی۔ وہ مصر رہے کہ کمرے کے اندر بات کریں گے۔ میں نے کہا اندر مہمان بیٹھے ہیں لہذا جو کچھ کہنا ہے یہی کہہ لو لیکن اس نے جب دیکھا کہ بات بنتے نظر نہیں آئی وہ مایوس سا موڑ بنا کر خاکسار کو گھورتے ہوئے واپس چلدیا۔ وہ ابھی باہر گیا ہی ہو گا کی سی آئی ڈی محکمے کے آدمی باہر موجود افراد سے محو گفتگو ہوئے اور انکشاف کیا کہ برقع پوش عورت نہیں مرد تھا اور ان کی اطلاع کے مطابق اور پستول اور گرینیٹ سے لیس تھا۔ اور وہ بد ارادے سے آیا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مہمان کرام کی برکت سے اس کو کوئی نقصان پہنچانے کا موقع نہ مل سکا۔ دراصل کچھ عرصہ قبل ہم سے ملنے والے ایک مخلص نوجوان مسمی محبوب الٰہی خان کو ان کی دکان کے اندر دن دھاڑے کسی نامعلوم فرد نے گولی کا شکار بنا کر مار ڈالا تھا۔ محبوب صاحب لاہوری پارٹی سے تعلق رکھتا تھا اب ان کا نشانہ خاکسار کی ذات تھی ایسا محکمہ سی آئی ڈی کی ہی رپورٹ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نہ صرف اس موقع پر بلکہ اور بہت سارے ایسے موقعوں پر خاکسار کی محض اپنے فضل سے دستگیری فرمائی فالحمد اللہ علیٰ احسانہ

ہر قدم پر مولا کریم کا ساتھ

اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس نے ہر قدم پر خاکسار کو کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔ مجھے یہ کہنے میں فخر ہے کہ جو اقدامات احقر نے حسب ارشاد بزرگان سلسلہ اٹھائے ان میں افراد جماعت سرینگر کا خصوصاً اور وادی کشمیر کے افراد جماعت مع کارکنان سلسلہ کا عموماً دست تعاون حاصل رہا ہے۔ بلکہ یوں کہنا صحیح ہو گا کہ ان کی رہبری رہنمائی اور ہمدردانہ مشوروں کا بہت زیادہ دخل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف خدام الاحمدیہ بلکہ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں بہت زیادہ متحرک تھیں۔ اکتوبر 2006ء کی اگر ایک ہی مثال لے یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے آخری دورے پر نہ صرف خدام الاحمدیہ کا بلکہ پوری جماعتوں کے مرد و زن کا اخلاص اور فدائیت دیکھنے سے ہی بنتی تھی۔ یہی صورتحال پوری ریاست کی تھی اور اب بھی ہے۔ الحمد للہ اس وقت ریاست میں چھ احمدیہ پبلک اسکول کامیابی سے چل رہے ہیں۔ سرینگر میں مساجد اور قبرستان جیسے اہم سہولیات موجود ہیں۔ انفرادی اور محلہ وار احباب نظام جماعت سے منسلک ہیں۔

ممبئی میں بھی اللہ تعالیٰ نے وہاں کے مخلص افراد جماعت کے تعاون سے قابل تحسین کام کرنے کی توفیق دی۔ تربیتی و تبلیغی کام ہوئے۔ کانفرنسوں کی شروعات ہوئی تھی اور 13/14 اکتوبر 1979ء کو

عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کرانے کی توفیق اللہ تعالی نے دی تھی۔ کانفرنس کے موقع پر ڈپٹی پرائم منسٹر اور ہوم منسٹر دہلی فائنانس منسٹر دہلی۔ ہیلتھ ایڈوائزر منسٹر دہلی آکریلیکچر اور الیکشن سنٹر دہلی۔ چیف منسٹر مہاراشٹرا۔ لاء منسٹر سٹر مہاراشٹر کے پیغامات آئے۔ ریڈیو اور ٹی وی نے خبریں نشر کیں۔ اخبارات میں خبریں دیں۔ جناب آر کے کرنجیا۔ ایڈیٹر بلٹز نے یو پیغام بھیجا۔

”اسلام کو اس کے حقیقی روپ میں دنیا کے سامنے پیش کرنے میں آپ کی جماعت کو جو شہرت حاصل ہے اس سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ اس طرح اس جماعت کے امن بخش تعلیمات اور تعمیری نقطہ نگاہ سے بھی آگاہ ہوں جو ہندوستان جیسے ملک میں مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہے اور اس کے ساتھ قومی یکجہتی کا راستہ ہموار ہوتا ہے۔ یہی وہ روح ہے۔ جس کی بنا پر میں آپ کی اس کانفرنس کا خیر مقدم کرتا ہوں“

❁❁❁

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

NAVNEET
JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S
SATISFACTION IS
OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah"
rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

10 Years
Quality Service
Est. 1992
Study Abroad

Study Abroad
10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements
* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

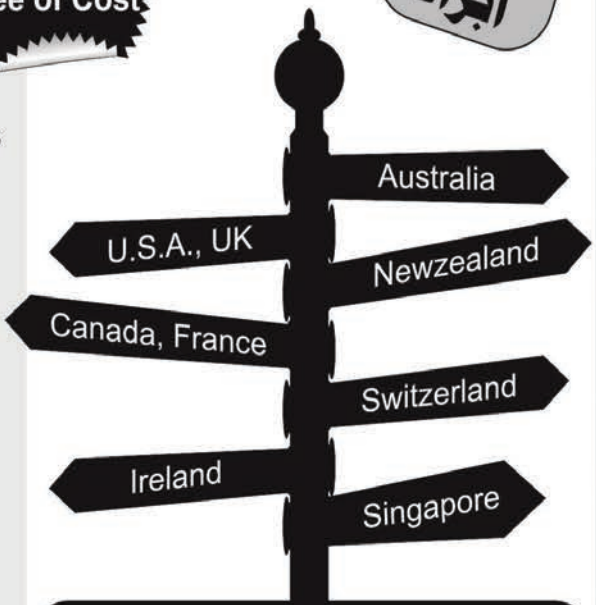

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

سالانہ رپورٹ
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

از مکرم محمد طارق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ہمیں 53واں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2023ء منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ

اس موقعہ پر ہندوستان کی مجالس میں یکم/نومبر 2022ء تا 31/اکتوبر 2023ء میں جو کام ہوئے ہیں اس کی مختصر رپورٹ اعداد و شمار کی روشنی میں پیش خدمت ہے۔

اللہ کے فضل اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کے طفیل مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں دن بدن بہتری پیدا ہو رہی ہے۔ اور سال بہ سال مجلس خدام الاحمدیہ ترقیات کی نئی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔

انڈیا میں کل 973 مجالس قائم ہیں اور لوکل قائدین کے علاوہ ضلعی طور پر نگرانی کے لئے 120 اضلاع میں ضلعی قائدین مقرر ہیں۔

شعبہ اعتماد کے تحت سال بھر مجالس سے رابطہ کیا جاتا ہے اور لائحہ عمل اور سالانہ پروگرام پر عمل درآمد کے حوالہ سے نگرانی کی جاتی ہے۔ صد فیصد مجالس سے ماہانہ رپورٹس منگوانے کے حوالے سے سال بھر کوشش کی جاتی ہے۔ اور مجالس کی کارگزاری رپورٹس سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوائی جاتی ہیں جن پر سیدنا حضور انور کے دعائیہ خطوط موصول ہوتے ہیں۔ دوران سال 340 مجالس نے عہدیداران کے لئے ریفریشر کلاسز کا انعقاد کیا۔ اسی طرح دوران سال انڈیا کی تمام مجالس کی کارگزاری کو تیز اور بہتر بنانے کی غرض سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ہندوستان کے 7 مختلف صوبہ جات کی مختلف مجالس کا دورہ کیا۔ اور عہدیداران مجالس کے ساتھ میٹنگز کے علاوہ مختلف تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا۔ اسی طرح سال بھر ضلعی و مقامی قائدین کرام کے ساتھ آن لائن میٹنگز کا بھی انعقاد کیا جاتا رہا۔ ان میٹنگز میں لائحہ عمل کا مطالعہ کرنے کے بعد امتحان لیا گیا۔

شعبہ مال: شعبہ مال کے تحت ہندوستان کے خدام و اطفال کے اندر مالی قربانی کی روح پیدا کرنے کی غرض سے سال بھر کوششیں کی جاتی رہیں۔ الحمد للہ ہمارے خدام بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں شامل بھی ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے جملہ خدام چندہ دہندگان کی تعداد 13787 (تیرہ ہزار سات سو ستاسی) ہے۔ گزشتہ مالی سال کا منظور شدہ بجٹ 1,05,52,193 (ایک کروڑ پانچ لاکھ باون ہزار ایک سو ترانوے) روپئے تھا جس میں سے اب تک 82 فیصد وصولی ہو چکی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ایوان خدمت کے حوالہ سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بے لوث مالی قربانیاں پیش کی ہیں۔

اب تک ایک کروڑ تینتیس لاکھ ستر ہزار آٹھ صد پچاس روپئے کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام خدام کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے مالوں نفوس میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔

مجلس کے چندہ جات کے علاوہ مجالس میں مختلف پروگراموں کے لئے سال بھر خدام کی طرف سے مالی قربانی پیش کی جاتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام چندہ دہندگان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ تربیت کے تحت 1116 اجلاسات منعقد کئے گئے اور 1327 تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا نیز 642 خدام نے وقف عارضی کی۔ اسی طرح ہندوستان بھر میں 69 اضلاع میں ضلعی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا اور 91 مقامی اجتماعات منعقد ہوئے۔

شعبہ تربیت کی طرف سے بذریعہ فون مسلسل مجالس کے ساتھ رابطے کئے گئے۔ انفرادی ملاقات اور رابطہ خدام کے اور لیٹر ٹو حضور کے پروگرام کثرت سے منعقد کئے گئے۔

شعبہ امور طلباء کے تحت امسال 727 کوچنگ کلاسس کا انعقاد ہوا۔ نیز شعبہ ھٰذا کے تحت احمدیہ سینٹر فار کمپیوٹر ایجوکیشن (ACCEd) قائم ہے جو ISO certified ہے۔ دوران سال 75 طلباء و طالبات نے اس ادارہ سے تعلیم حاصل کی ہے۔

شعبہ ھٰذا کے تحت سال بھر مختلف topics پر آن لائن webinars کا انعقاد کیا جاتا رہا جس میں بڑی تعداد میں خدام شامل ہوئے۔ سیدنا حضور انور کے ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف فیلڈ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے خدام کو encourage کیا جاتا رہا۔ خصوصی طور پر جامعہ احمدیہ میں داخلوں کے حوالہ سے بھی کوشش جاری ہے۔

شعبہ تبلیغ کے تحت 16821 سے زائد Leaflets تقسیم کئے گئے اور مجالس میں 4463 مجلس سوال و جواب منعقد ہوئیں۔ اللہ کے فضل سے امسال ہندوستان کے 550 خدام داعین الی اللہ بنے جنہوں نے تبلیغی کاموں کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور لائحہ عمل کے مطابق خصوصی داعین کے طور پر تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ 109 خدام نے 28 بک فیئرز میں ڈیوٹیاں دیں اور تبلیغ کی۔ اسی طرح مجالس میں 55 تبلیغی ٹریننگ کلاسز کا انعقاد کروایا گیا۔

صوبہ کیرالہ میں answering athiesm کے نام سے پروگرامز ہر ضلع میں منعقد کئے گئے۔ صوبہ اوڈیشہ میں اور اسی طرح انڈیا کی دیگر مختلف 8 مجالس میں stop world war کیمپین منعقد کئے گئے۔ جس کے کافی مثبت اثرات ہوئے اور اس کے ذریعہ جماعت کی تبلیغ بھی ہوئی۔

شعبہ خدمت خلق کے تحت ہندوستان بھر سے خدام نے 12352 غرباء و مستحقین میں مبلغ 2,25,682 روپئے کی مالی امداد کی گئی۔ اس کے علاوہ 1281 خدام کو عطیہ خون دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ نیز 28 میڈیکل کیمپس منعقد ہوئے۔ اسی طرح قادیان اور مضافات میں میڈیکل/آئی کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ 15 اگست کے موقعہ پر قادیان کی مجلس کی طرف سے خصوصی بلڈ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اسی طرح صوبہ اوڈیشہ میں ہونے والے خوف ناک ریل حادثہ میں خدام نے اپنی بے لوث خدمات پیش کیں۔ متاثرین کو ہسپتال پہنچایا۔ بلڈ کا انتظام کیا نیز متاثرین کے کھانے کا انتظام کیا گیا نیز حادثہ والی جگہ پر خدام نے وقار عمل بھی کیا اور صفائی کی۔

اسی طرح پنجاب میں آنے والے سیلاب کے متاثرین کی مدد کے لئے خدام نے اپنے آپ کو پیش کیا اور میڈیکل کیمپ کے ذریعہ سیلاب کے متاثرین کی مدد کی۔

شعبہ وقار عمل کے تحت کل 3012 وقار عمل ہوئے۔ اسی طرح 673 سے زائد مثالی نوعیت کے وقار عمل ہوئے۔ اسی طرح مختلف اضلاع کے سرکاری ہسپتال اور اسکولوں میں مثالی وقار عمل منعقد کئے گئے۔ اسی طرح تہواروں کے موقعہ پر بھی خدام نے مثالی وقار عمل کئے۔ جن کی اخبارات میں بھی تشہیر ہوئی۔

شعبہ تربیت نومبائعین کے تحت انڈیا کی مجالس میں 2167 خدام و اطفال سے رابطہ قائم کیا گیا۔ ان خدام کو نظام کے ساتھ جوڑنے کی کوشش جاری ہے۔

شعبہ اشاعت کے تحت مرکزی طور پر 2 رسالے رسالہ مشکوٰۃ اردو اور رسالہ راہِ ایمان ہندی 1500/1500 کی تعداد میں شائع ہو رہے ہیں اور خدام تک پہنچائے جا رہے ہیں۔ خدام و اطفال کو ان رسائل سے

بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ نیز امسال کی شروعات میں رسالہ مشکوٰۃ کو Online بھی کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ ہندوستان کے جملہ مجالس کے خدام اراکین مستفیض ہو رہے ہیں۔ اسی طرح شعبہ ھٰذا کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آفیشل ویب سائٹ khuddam.in اور آفیشل twitter handle باقاعدگی سے Update ہوتے رہے ہیں اور اس سے خدام استفادہ کرتے رہے ہیں۔

شعبہ صحت جسمانی کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال آمدہ رپورٹس کے مطابق 162 ٹورنامینٹ ہوئے ہیں۔ اپنی صحت کا خیال رکھنے کے حوالہ سے خدام کو مختلف مواقع پر توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ مجالس میں صحت و جسمانی کے حوالہ سے مختلف پروگرامز کا بھی انعقاد ہو رہا ہے۔ کئی مجالس نے اپنے ٹورنامنٹ میں سرکاری حکام کو بھی مدعو کیا۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے تحت ہر ماہ مجرد خدام کی خصوصا کاؤنسلینگ کی گئی۔ شعبہ ہذا کے تحت عائلی مسائل اور ان کا حل، شادی بیاہ کے معلق اسلامی تعلیمات کے عناوین پر مرکز کی طرف سے (5) webinar کئے گئے۔ مجالس میں بھی 52 سیمینار رشتہ ناطہ کے حوالہ سے ہوئے ہیں۔ امسال شعبہ ھٰذا کے تحت 81 رشتے طے کروائے گئے۔

شعبہ صنعت وتجارت کے تحت خدام کو روزگار دلانے کے حوالہ سے مختلف نوکریوں اور Vacancies کے اعلانات مجالس میں کروائے گئے۔ دار الصناعۃ کے متعلق ایک webinar منعقد کیا گیا۔ شعبہ ھٰذا کے تحت 370 بے روزگار خدام کو روزگار دلوایا گیا۔

شعبہ عمومی کے تحت ہندوستان کی 356 مجالس باقاعدگی سے مختلف جماعتی تقریبات کے موقعہ پر حفاظتی ڈیوٹیوں کا اہتمام کرتی ہیں۔ جلسہ سالانہ قادیان 2022ء کے موقعہ پر کم و بیش 850 خدام نے شعبہ خدمت خلق کے تحت حفاظتی ڈیوٹیاں دی ہیں۔

شعبہ تعلیم کے تحت جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک خطاب کی آڈیو اور Text کو ہندوستان کی جملہ مجالس کے خدام کو فراہم کروایا گیا۔ جس کے ذریعہ کافی خدام نے استفادہ حاصل کیا۔

نیز شعبہ ھٰذا کے تحت امسال انڈیا کی مجالس میں دینی نصاب کا امتحان لیا گیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔

گروپ الف:

اول:	مغفور احمد صاحب	یادگیر کرناٹک
دوم:	عدالمنعم زبیر صاحب	حیدرآباد تلنگانہ
سوم:	راغب علیم صاحب	عثمان آباد مہاراشٹرا

گروپ ب:

اول:	رضوان ملک صاحب	یادگیر کرناٹک
دوم:	یاسر صاحب ٹوٹی کورین تامل ناڈو	
سوم:	طارق شارت نائک صاحب	محمود آباد کشمیر

خدام کے علمی اور قلمی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے مقالہ نویسی کا مقابلہ کروایا گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

مقالہ جات مقابلہ میں پوزیشن لانے والے خدام کے اسماء اس طرح ہیں:

گروپ الف

اول:	سلیق احمد نائک صاحب	قادیان پنجاب
دوم:	شیخ ریحان احمد صاحب	قادیان پنجاب

گروپ ب

اول:	مرزا طاہر احمد صاحب	قادیان پنجاب
دوم:	غلام سعید الدین صاحب	حیدرآباد تلنگانہ
سوم:	راغب علیم صاحب	عثمان آباد مہاراشٹرا
خصوصی:	R حاشم احمد صاحب	چنئی تامل ناڈو
خصوصی:	J بشیر محمود احمد صاحب	چورم پیٹ چنئی

انڈیا کی مجالس میں مسابقت کی روح قائم کرنے کی غرض سے ہر سال مجالس کی کارگزاری کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ امسال بھی خدام کی 70 لوکل مجالس اور 15 ضلعی مجالس کے درمیان موازنہ کیا گیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی 10 لوکل مجالس اور 5 ضلعی مجالس کو سیدنا حضور انور کے مبارک دستخطوں والی سندات سے نوازا جائے گا۔

لوکل مجالس خدام میں

اول:	قادیان	پنجاب

دوم: ریشی نگر کشمیر
سوم: کیرنگ اوڈیشہ
چہارم: حیدرآباد تلنگانہ
پنجم: عثمان آباد مہاراشٹرا
ششم: کرڈاپلی اوڈیشہ
ہفتم: محمود آباد کشمیر
ہشتم: ٹوٹی کورین تامل ناڈو
نہم: محمود آباد اوڈیشہ
دہم: چنئی تامل ناڈو

ضلعی مجالس میں

اول: شوپیان کشمیر
دوم: یادگیر کرناٹک
سوم: چنئی تامل ناڈو
چہارم: بنگلور کرناٹک
پنجم: خردہ نیاگڑھ اوڈیشہ

انڈیا کی مجالس کی طرف سے کی گئی کارگزاری کی یہ مختصر رپورٹ پیش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ھیکہ ہماری ان ادنیٰ کوششوں کو قبول فرمائے اور انڈیا کی جملہ مجالس کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور اعلیٰ توقعات کے مطابق خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

AL-BADAR
M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
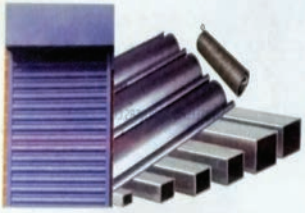
ALL KINDS OF IRON STEEL
- SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
- ROUND RODS, SQUARE RODS.
- ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
- BEARINGS, FLATS.
- SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

سالانہ رپورٹ
مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

از مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ اجتماع کے مختلف علمی و ورزشی پروگراموں میں سے سالانہ کارگزاری رپورٹ مجلس اطفال الاحمدیہ کا پیش کرنا ایک اہم پروگرام ہوتا ہے۔جس کے لئے پورا سال جملہ مجالس کوشش کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ اس رپورٹ میں تحدیث نعمت کے طور پر سال بھر میں ہوئے کاموں کا خلاصۃً ذکر کیا جاتا ہے۔جس سے خدا کا شکر ادا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔اور تنظیم کے کاموں کو مزید فعال اور احسن رنگ میں بجا لانے کیلئے ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے۔الحمد للہ آج اس مبارک دن میں مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کو اپنی سالانہ کارگزاری رپورٹ بابت سال 23-2022 پیش کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

سال کے شروع میں ہی جملہ قائدین اور ناظمین اطفال بھارت کو مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا سالانہ پروگرام بھجوا دیا گیا تھا۔ اسی طرح ہر ماہ ہونے والے کاموں کا ایک ماہانہ کیلنڈر بھی تشکیل کر کے مجالس میں بھجوایا گیا تھا جس میں اطفال کے ہر ماہ ہونے والے کاموں کا ذکر کیا گیا ہے۔مجلس کے کاموں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی غرض سے سال کے شروع میں ہی ایک Language Desk قائم کیا گیا۔ جس میں ملیالم، تامل، بنگالی اور اُڑیہ زبان کے نگران مقرر کئے گئے جو ان علاقوں سے موصول ہونے والی کارگذاری رپورٹس کا جائزہ لیتے ہیں۔

شعبہ عمومی

مجلس کے کاموں کو منظم رنگ میں چلانے کیلئے مجلس عاملہ کو تشکیل دیا گیا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کی گئی۔ اس شعبہ کے تحت دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت نے قائدین اور ناظمین اطفال کے ساتھ بذریعہ ای میل، سرکلرز، فون، sms,e-mail-whatsapp رابطہ کیا گیا۔ دوران سال دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت نے جملہ مجالس کو خطوط و سرکلرز روانہ کئے جن میں ضلعی قائدین، علاقائی قائدین و ناظمین اطفال کو اطفال کی تعلیم و تربیت کے تعلق سے مختلف پروگراموں پر عمل درآمد کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ ہندوستان میں اطفال الاحمدیہ کی مجالس کی تعداد 449 ہے جس میں سے 290 کے قریب ایکٹو مجالس ماہانہ کارگزاری رپورٹس بھجواتی ہیں۔

شعبہ تجنید

لائحہ عمل کے مطابق ہر مجلس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اطفال کی فہرست 31 دسمبر تک مرکزی دفتر کو ارسال کرے۔ چنانچہ دفتر نے سال کے شروع میں ہی تمام مجالس کو اس تعلق سے سرکلر کیا فون پر بھی تجنید

بھیجنے کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ آمدہ رپورٹ کے مطابق چند مجالس نے ہی تجنید فارم بھجوائے۔ تاہم قائدین اور ناظمین اطفال کو اس طرف اب بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

شعبہ مال

اس شعبہ کے تحت مجالس کو سال کے شروع میں ہی سرکلر کیا گیا کہ وہ بجٹ بنا کر دفتر کو ارسال کریں۔ پھر بار بار فون اور انسپکٹران کے ذریعہ مجالس کو توجہ دلائی گئی۔ آمدہ تشخیص بجٹ کے مطابق چندہ مجلس ممبری و اجتماع اطفال کا بجٹ مبلغ 3,00,000/- روپئے تھا جسکی اب تک 90فیصد کی وصولی ہو چکی ہے الحمد اللہ علی ذالک۔ اکثر مجالس نے اللہ کے فضل و کرم سے صد فیصد ادائیگی کی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کا کام اطفال کے اندر بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کے جذبہ کو بیدار کرنا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں جملہ مجالس نے مقامی طور پر اور ضلعی سطح پر خدمت خلق کے کام کو انجام دیا۔ اس شعبہ کے تحت ملک بھر میں 28305 سے زائد لوگوں کو پانی پلایا گیا 25602 مریضوں کی تیمار داری کی گئی۔ اور 802 مستحقین کو مالی امداد پہنچائی گئی اور کئی مجالس نے بک بنک کے ذریعہ 714 غریب بچوں کو کتابیں فراہم کیں۔

شعبہ تربیت

اس شعبہ کے تحت پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کا مجالس نے انعقاد کیا۔ دوران سال کی موصولہ رپوٹوں کے مطابق جملہ مجالس میں کل 1377 تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے جس میں اطفال شامل ہوئے۔ اور 58 ہفتہ اطفال اور 87 یوم والدین منعقد ہوئے۔ بہت سی ایسی مجالس ہیں جو اطفال سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ کا خلاصہ لکھواتی ہیں اور خلاصہ لکھنے والے اطفال کو انعامات سے بھی نوازتی ہیں۔

شعبہ تعلیم

اس شعبہ کے تحت دوران سال 2099 تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا جس میں دینی نصاب کے علاوہ یسرنا القرآن، نماز سادہ و باترجمہ، قرآن کریم ناظرہ اور دیگر ابتدائی دینی معلومات و عقائد اسلام سکھائے گئے۔ اسی طرح تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر اور حفظ متن پیشگوئی، حفظ قرآن وغیرہ مختلف مقابلہ جات ملک بھر میں منعقد ہوئے۔ امسال 2 مرتبہ دینی نصاب کا امتحان لیا گیا۔ اطفال کا سلیبس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق نصاب وقف نو ہی ہے۔ سال کے شروع میں ہی نصاب وقف نو جملہ قائدین و ناظمین کو بھجوایا گیا اور اس کے مطابق دینی نصاب کا امتحان لیا گیا۔ امتحان دینی نصاب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے اسماء اسطرح سے ہیں:

ستارہ اطفال

اوّل: عزیز سید اخلاق احمد (حلقہ مہدی آباد قادیان)
دوئم: عزیز درمان احمد (حلقہ باب الامن قادیان)
سوئم: عزیز زین اللہ (حلقہ کاچی گوڑا حیدر آباد)

ہلال اطفال

اوّل: عزیز عدنان فاروق (حلقہ دارالانوار جنوبی قادیان)
دوئم: عزیز عمران احمد (حلقہ دارالانوار جنوبی قادیان)
سوئم: عزیز عاشر احمد (حلقہ باب الامن قادیان)

قمر اطفال

اوّل: عزیز برہان الدین (حلقہ مہدی آباد قادیان)
دوئم: عزیز فرحان احمد (حلقہ دارالانوار جنوبی قادیان)
سوئم: عزیز ارہان احمد (حلقہ سنتوش نگر حیدر آباد)

بدر اطفال

اوّل: عزیز عدیل احمد (حلقہ دارالانوار جنوبی قادیان)
دوئم: عزیز حزیم غوری (حلقہ فلک نما حیدر آباد)
سوئم: عزیز منصور احمد حلقہ محمود قادیان)

اطفال میں علمی معیار بلند کرنے کیلئے ہر سال انعامی مقالے لکھوائے جاتے ہیں۔ امسال ''کان خلقہ القرآن'' کے عنوان پر مقالہ لکھوایا گیا۔ امسال کُل 41 مقالہ جات دفتر اطفال الاحمدیہ میں موصول

ہوئے ان مقالہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے نام اسطرح سے ہیں۔

اول: عزیز اعجاز الحق (محلہ دارالانوار جنوبی قادیان)

دوئم: عزیز حظیم احمد غوری (فلک نما حیدر آباد)

سوئم: عزیز ابوالبصر (محلہ مہدی آباد قادیان)

شعبہ اشاعت

اس شعبہ کے تحت امسال مشکوٰۃ کیلئے جو اطفال کے تین صفحات مختص ہیں ان کیلئے اطفال نے مختلف مضامین لکھے۔ اسی طرح ہندوستان کے مختلف اخبارات میں اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں کی رپوٹیں شائع ہوئیں اسی طرح رسالہ مشکواۃ میں بھی اطفال کی مساعی کی رپوٹس شائع ہوتی رہیں posts ,pamphlets بھی مختلف مجالس نے شائع کئے۔

ناظمین اطفال کو ہدایت دی گئی ہے کہ اطفال کو MTA کے اُردو سکھانے والے پروگرام جیسے Story time Play time اور بچوں کی دنیا اسی طرح بچوں کا الفضل سے استفادہ کروائیں۔

شعبہ صحت وجسمانی

یہ شعبہ اطفال کی تندرستی کیلئے قائم کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مجالس میں مختلف کھیلوں کا انتظام ہے۔ سال بھر مختلف ٹورنامنٹس کے علاوہ تفریحی ٹور کے پروگرام بنائے گئے۔ چنانچہ آمدہ رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں 403 کلو جمیعا کیئے گئے۔ اور 382 اطفال کا مجالس نے طبی معائنہ کروایا۔ دوران سال کل 1660 وقار عمل کئے گئے۔

موازنہ مجالس

مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کے مابین فاستبقل الخیرات کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے ایک لمبے عرصہ سے موازنہ مجالس کا طریق جاری ہے۔ اس سال بھی موازنہ مجالس نے طویل نشستوں میں اور نہایت سنجیدگی اور غور وفکر کے ساتھ تمام مجالس کی کارگزاریوں کا مفصل جائزہ لیا اور انہیں معیار انعام خصوصی کی کسوٹی پر پرکھا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام لاحمدیہ بھارت کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل تفصیل کے مطابق نتائج کی منظوری فرمائی ہے:۔

اوّل: قادیان (پنجاب)

دوئم: عثمان آباد (مہراشٹرا)

سوئم: ریشی نگر (جموں کشمیر)

چہارم: حیدر آباد (تیلنگانہ)

پنجم: کیرنگ (اُڈیشہ)

ششم: یادگیر (کرناٹک)

ہفتم: پتھا پریم (کیرالہ)

ہشتم: محمود آباد (جموں کشمیر)

نہم: محمود آباد (اُڈیشہ)

دہم: کوریل (جموں کشمیر)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کو مبارک کرے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرماتے ہوئے ان میں خیرو برکت عطافرمائے سیدنا حضرت امیر المومنین کی توقعات اور ارشادات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

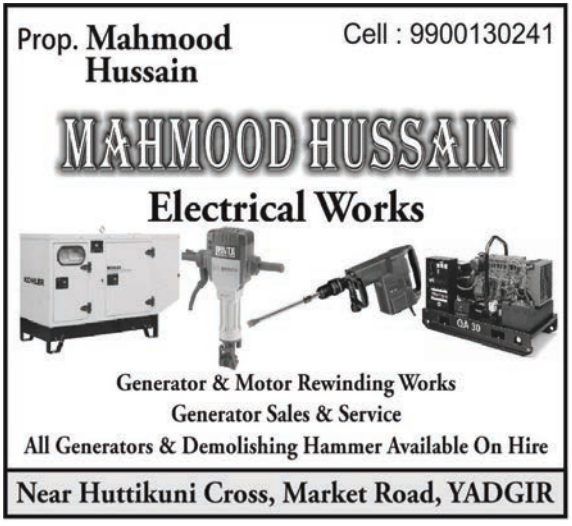

پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت، اکتوبر 2023ء

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ بسم اللہ الرحمن الرحیم وَ عَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ''شہدائے احمدیت'' کے موضوع پر امسال اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ شہید کا اسلام میں بہت بڑا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

''اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔'' (البقرۃ:157-155)

جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی جو قربانیاں پیش کی جارہی ہیں۔ اُن میں سب سے عظیم الشان قربانی تو وہ ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے پیش کی۔ اس موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:

'' جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبد اللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اُس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف کی روح رکھتے ہوں۔ اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔'' (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 75)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فکر تھی کہ پتہ نہیں میرے بعد کیا ہو۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کے بعد بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں جنہوں نے دنیاوی لالچوں کی پروا نہیں کی اور اپنی جانیں بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ باپ نے بیٹے کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا اور بیٹے نے باپ کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا لیکن پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر خود بھی جان قربان کر دی۔

28 مئی 2010ء کو جب نماز جمعہ کے وقت جماعت کی دو مساجد میں ہمارے پیارے احمدیوں کو شہید کیا گیا تھا اس وقت میں نے ہر گھر میں

فون کیا تو بچوں، بیویوں، بھائیوں، ماؤں اور باپوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ ان کی پُرعزم آوازوں میں یہ پیغام صاف سنائی دے رہا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش ہیں۔ یہ ایک ایک دو دو قربانیاں کیا چیز ہیں ہم تو اپنا سب کچھ اور اپنے خون کا ہر قطرہ مسیح موعود کی جماعت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ اس ایمان کی وجہ سے جو زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے ہم میں پیدا ہوا۔

چند ماہ قبل براعظم افریقہ کے ملک برکینا فاسو میں عشق و وفا اور اخلاص اور ایمان اور یقین سے پُر افرادِ جماعت نے جو نمونہ مجموعی طور پر دکھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے، اپنی مثال آپ ہے۔ جن کو موقع دیا گیا کہ مسیح موعود کی صداقت کا انکار کرو تو ہم تمہاری جان بخشی کر دیتے ہیں۔ لیکن ان ایمان اور یقین سے پر لوگوں نے جن کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط نظر آتا ہے جواب دیا کہ جان تو ایک دن جانی ہے، آج نہیں تو کل، اس کے بچانے کے لیے اپنے ایمان کا سودا نہیں کر سکتے۔ جس سچائی کو ہم نے دیکھ لیا ہے اسے ہم چھوڑ نہیں سکتے اور یوں ایک کے بعد دوسرا اپنی جان قربان کرتا چلا گیا۔ ان کی عورتیں اور بچے بھی یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور کوئی واویلا کسی نے نہیں کیا۔

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تذکرۃ الشہادتین میں ایک رؤیا کا ذکر فرماتے ہوئے لکھا کہ ”خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔“ (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 76)

آپؑ نے اپنی رؤیا سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مجھے امید ہے کہ صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ ہم گواہ ہیں کہ آج افریقہ کے رہنے والوں نے اجتماعی طور پر اس کا نمونہ دکھا دیا اور قائم مقامی کا حق ادا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

” میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں، تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔“

(اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 473)

مخالفین احمدیت اور دشمنان احمدیت کے ظالمانہ فعل اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ دعاؤں سے اور دلائل سے تو جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جس حکومت و طاقت کا تمہیں زعم ہے اس کا استعمال بھی کر لو بلکہ کر رہے ہو۔ کیا اس مخالفت سے احمدیت کے قدم رکے ہیں؟ احمدیت تو ہر جہت اور ہر سو پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ ہر مخالفت کے بعد سعید فطرت احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آئے ہیں۔ پس ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ان واقعات نے جو جماعتی قربانی کی صورت میں ہوئے جس طرح پہلے سے بڑھ کر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف راغب کیا ہے، اس جذبے کو، اس ایمانی حرارت کو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی آہ و بکا کے عمل کو، اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں، کبھی کمزور نہ ہونے دیں، کبھی اپنے بھائیوں کی قربانی کو مرنے نہ دیں جو اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہمیں زندگی کے نئے راستے دکھا گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور آپ کو ایمان اور استقامت میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

دستخط حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلیفۃ المسیح الخامس

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 45)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: یوکے سے ایک خاتون نے بچوں کو Adopt کرنے نیز ان بچوں اور ان کے دیگر عزیز و اقارب کے حقوق و فرائض کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی ہے۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 26/ستمبر 2021ء میں اس کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اسلامی تعلیمات کی رو سے بچوں کو Adopt کرنے کی اجازت تو ہے لیکن اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خاص طور پر یہ حکم بھی دیا ہے کہ ایسے بچوں کو ان کے حقیقی والدین ہی کے ناموں کے ساتھ یاد کیا جائے۔ (سورۃ الاحزاب:5،6) اس لیے ایسے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی ان کے Adopt کیے جانے کے بارے میں اور ان کے حقیقی والدین کے متعلق بتا دینا چاہیے۔ یہی صحیح اسلامی تعلیم ہے۔

جہاں تک ایسے بچوں کے وراثت وغیرہ میں شرعی حق کا تعلق ہے تو وہ ان کے حقیقی والدین کے ساتھ ہی قائم رہتا ہے۔ یعنی ان بچوں کے حقیقی والدین ان بچوں کے اور یہ بچے اپنے حقیقی والدین کے شرعی وارث ہوتے ہیں۔ Adoption کی وجہ سے ان بچوں اور ان کے حقیقی والدین کے باہمی وراثتی شرعی حقوق پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ ایسے بچوں کو Adopt کرنے اور ان کی پرورش کرنے والے والدین بھی اگر کچھ ان بچوں کو دینا چاہیں تو اپنی زندگی میں ہبہ کے ذریعہ اور زندگی کے بعد وصیت کی صورت میں انہیں دے سکتے ہیں۔ لیکن وصیت انسان اپنے کل ترکہ کے زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ تک ہی کرسکتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الوصایا باب أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ)

سوال: قادیان سے ایک دوست نے Milk Bank جہاں سے یتیم بچوں کے لیے ماں کا دودھ مہیا کیا جاتا ہے کا ذکر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا ہے کہ اس طرح تو وہاں کا دودھ پینے والے بچے آپس میں رضاعی بہن بھائی بن جاتے ہوں گے لیکن یہ پتا نہیں چل سکتا کہ کون کس کا رضاعی بھائی یا بہن ہے۔ کیا اسلام میں اس طرح کے Milk Bank قائم کرنے کی اجازت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 12/اکتوبر 2021ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اسلامی تعلیم کے مطابق ایک ماں کا دودھ پینے والے بچوں کا باہم رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ایسے بچوں اور بچیوں کی آپس میں شادی نہیں ہوسکتی جنہوں نے ایک ماں کا دودھ پیا ہو۔ لہٰذا اگر کسی جگہ ضرورت کے تحت یتیم بچوں کو ماں کے دودھ کی سہولت مہیا کی جائے تو اس کا انتظام کرنے والے ادارہ یا حکومت کو بہت زیادہ احتیاط کرنی پڑے گی اور اُس کے لیے لازمی ہو گا کہ وہ اس چیز کا بھی ریکارڈ رکھے کہ کس بچہ کو کس عورت کا دودھ پلایا گیا ہے۔ جو بظاہر ناممکن ہو گا۔

لہٰذا میرے نزدیک تو شریعت اسلامی کی رو سے اس طرح کے Milk Bank کا اجراء درست نہیں کیونکہ اس سے کئی قسم کے ابہام اور مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور ویسے بھی اس زمانہ میں اس طرز کے Milk Bank کی ضرورت ہی کیا ہے جبکہ مارکیٹ میں بیسیوں قسم کے Formula Milk دستیاب ہیں۔ اگر کسی ادارہ یا حکومت کو یتیم بچوں کی پرورش کا اتنا ہی احساس ہے تو وہ ایسے بچوں کے لیے اس Formula Milk کی سہولت مہیا کر سکتے ہیں۔

بہرحال میں اس بارے میں مزید تحقیق کروا رہا ہوں لیکن فی الحال تو میرا یہی نظریہ ہے کہ آپ کے خط میں بیان Milk Bank کے اجرا کا طریق اسلامی تعلیم کے مطابق درست نہیں ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے اس مسئلہ پر دارالافتاء ربوہ کے ذریعہ تحقیق کروا کر اپنے مکتوب مورخہ 17/اگست 2022ء میں سوال کرنے والے دوست کو مزید درج ذیل ہدایت سے بھی نوازا۔ حضور انور نے فرمایا:

میں نے اس معاملہ پر دارالافتاء ربوہ کے ذریعہ تحقیق کروائی ہے۔ اس تحقیق کے مطابق اسلامی تعلیمات کی رو سے عورتوں کے دودھ کا Milk Bank قائم کرنا اور اس کے ذریعہ بچوں کو دودھ مہیا کرنا درست نہیں، کیونکہ اسلام نے رضاعت کی بنا پر قائم ہونے والے رشتوں کا اس حد تک تقدس قائم فرمایا ہے کہ ان رشتوں کی آپس میں شادی کی اُسی طرح ممانعت فرمائی، جس طرح نسب کی بنا پر محرم رشتوں کی باہم شادی کی ممانعت فرمائی ہے۔ جبکہ اس قسم کے Milk Bank سے ملنے والے دودھ کے بارے میں کچھ پتا نہیں چلتا کہ ایک دودھ کے پیکٹ میں کتنی اور کن کن عورتوں کا دودھ ہے۔ اور اگر ان عورتوں کی اس پیکٹ پر تفصیل درج بھی کر دی جائے، تو اس دودھ کو پینے والے بچوں کے بے شمار رضائی بہن بھائی بن جائیں گے، جن کا حساب رکھنا اور ان سے شادی کے معاملہ میں احتیاط برتنا بظاہر ناممکن ہو جائے گا۔

لہٰذا اگر کسی بچہ کو ماں کے دودھ کی ضرورت ہو تو اس کے لیے جس طرح اسلام نے رضاعی ماں کے طریق کو جاری فرمایا ہے، اسی طریق کو اختیار کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کسی جگہ اس کی سہولت موجود نہ ہو تو پھر عورتوں کے دودھ کے Milk Bank سے ملنے والے دودھ کے استعمال کا تکلف کر کے رشتوں کو مشتبہ بنانے کی بجائے عام گائے، بھینس یا مصنوعی دودھ کے پیکٹوں کے دودھ کو استعمال کرنا چاہیے۔ تاکہ اسلام نے جن رشتوں کے تقدس کو قائم فرمایا ہے اس کی پوری طرح پابندی ہو سکے۔

سوال: یوکے سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ ہم عشاء کی نماز میں وتر کی آخری رکعت الگ پڑھتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ نیز یہ کہ جب ہم Holidays پر جاتے ہیں اور اپارٹمنٹ بک کرتے ہیں تو کیا ہم وہاں کے Frying pans وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 12/اکتوبر 2021ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: علمائے حدیث وفقہ نے وتر پڑھنے کے کئی طریق بیان کیے ہیں اور انہوں نے اپنے اپنے موقف کے حق میں مختلف دلائل بھی دیے ہیں۔ ان میں زیادہ معروف دو طریق ہیں ایک یہ کہ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور پھر تیسری رکعت الگ پڑھی جائے۔ اور دوسرا طریق یہ ہے کہ تینوں رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ اکٹھی پڑھی جائیں اور درمیان میں دو رکعات کے بعد تشہد بیٹھا جائے۔ چنانچہ ایک شخص کے سوال پر کہ وتر کس طرح پڑھنے چاہئیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ”خواہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لو۔ خواہ تینوں ایک ہی سلام سے درمیان میں التحیات بیٹھ کر پڑھ لو۔“ (الحکم نمبر 13، جلد 7، مورخہ 10/اپریل 1903ء صفحہ 14)

احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ عموماً وتروں کی تین رکعات کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَتْرِ وَالشَّفْعِ بِتَسْلِيْمَةٍ وَيُسْمِعُنَاهَا۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر بن خطابؓ حدیث نمبر 5204) یعنی رسول اللہ ﷺ وتر اور اس کے قبل کی دو رکعتوں کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ کر لیا کرتے تھے اور یہ سلام ہمیں سنایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ سے مروی ہے: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْحُجْرَةِ وَأَنَا فِي الْبَيْتِ فَيَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ بِتَسْلِيمٍ يُسْمِعُنَاهُ۔ (مسند احمد بن حنبل، حدیث السَّيِّدَةِ عَائِشَةَؓ حدیث نمبر 23398) یعنی رسول اللہ ﷺ حجرہ میں نماز پڑھتے تھے اور میں گھر میں ہوتی، آپ وتر اور پہلی دو رکعتوں میں سلام کے ساتھ فاصلہ کرتے تھے اور اپنا سلام ہمیں سناتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وتر پڑھنے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضرت صاحب وتر دو پڑھ کر سلام پھیرتے تھے یا تین پڑھ کر؟ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”عموماً دو پڑھ کر۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا۔ جس قدر واقف لوگوں سے اور روایتیں سُنی ہیں۔ ان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دو پڑھ کر سلام پھیرتے تھے پھر ایک پڑھتے۔“ (الفضل قادیان دارالامان نمبر 97، جلد 9 مورخہ 12/ جون 1922ء صفحہ 7)

پس اگرچہ فقہاء نے تینوں وتر اکٹھے ایک ہی سلام کے ساتھ درمیان میں تشہد بیٹھ کر پڑھنے کے طریق کو بھی درست اور مسنون قرار دیا ہے لیکن ہمارے آقا و مطاع آنحضور ﷺ اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمومی سنت یہی تھی کہ آپ وتر کی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر پھر تیسری رکعت الگ پڑھا کرتے تھے۔

باقی جہاں تک Holidays کے دوران کرایہ کے اپارٹمنٹ کے برتنوں کے استعمال کا تعلق ہے تو ان برتنوں کو اچھی طرح دھو کر استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

سوال: کویت سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ ہم مسلمانوں پر شادی کرنا کیوں فرض ہے۔ اور اگر کوئی بہت نیک ہو لیکن شادی نہ کرے تو کیا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 15 /اکتوبر 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: مسلمانوں کے لیے شادی کرنا اسلام کے بنیادی احکامات میں سے ایک حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اس کا ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔ (سورۃ النساء:4) یعنی عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔

اسی طرح شادی کرنا حضور ﷺ کی سنت ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو میری سنت پر عمل کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔ (سنن ابن ماجہ کتاب النکاح بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النِّكَاحِ) یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح میری سنت ہے۔ پس جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نکاح کیا کرو اس لیے کہ تمہاری کثرت پر میں امتوں کے سامنے فخر کروں گا۔ اور جس میں استطاعت ہو تو وہ نکاح کرے اور جس میں استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے اس لیے کہ روزہ اس کی شہوت کو توڑ دے گا۔

پس اگر اچھا رشتہ مل رہا ہو اور کفو بھی ہو تو شادی ضرور کرنی چاہیے۔ لیکن یہ نہیں کہ کسی بھی کافر اور ملحد کے ساتھ شادی کر لی جائے بلکہ اس معاملہ میں بھی اسلامی تعلیمات اور انتظامی ہدایات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

سوال: مصر سے ایک ڈاکٹر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ بینک کی مینجمنٹ میں بطور انجنیئر یا بینک کی ملکیتی کسی انجنیئرنگ کمپنی میں ملازمت کرنا جائز ہے؟ کیونکہ اس سے سود اور شراب کے کام پر تعاون ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 18/اکتوبر 2021ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: موجودہ زمانہ میں بینکنگ سسٹم تقریباً ہر دنیاوی کاروبار کا لازمی جزو ہے اور دنیا کے اکثر بینکوں کے نظام میں کسی نہ کسی طرح سود کا عنصر موجود ہوتا ہے، جو ان کاروباروں کا بھی حصہ بنتا ہے۔ لہٰذا اس بات کو سمجھنے کے لیے اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل ارشاد بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں

میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔''

(البدر نمبر 41 و 42، جلد 3، مورخہ یکم و 8 نومبر 1904ء صفحہ 8)

پس ایسے حالات میں اگر انسان بہت زیادہ وہم میں پڑا رہے تو اس کا زندگی گزارنا ہی دوبھر ہو جائے گا۔ کیونکہ عام زندگی میں جو لباس ہم پہنتے ہیں، ان کپڑوں کا کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں بھی کہیں نہ کہیں سودی پیسہ لگا ہو گا۔ جو بریڈ ہم کھاتے ہیں، اس کے کاروبار میں بھی کہیں نہ کہیں سودی پیسہ کی آمیزش ہو گی۔ اگر انسان ان تمام دنیاوی ضرورتوں کو چھوڑ چھاڑ کر اپنے گھر میں ہی بیٹھنا چاہے جو بظاہر ناممکن ہے پھر بھی وہ مکان جس اینٹ، ریت اور سیمنٹ سے بنا ہے، ان چیزوں کو بنانے والی کمپنیوں کے کاروبار میں بھی کہیں نہ کہیں سودی کاروبار یا سود کے پیسہ کی ملونی ہو گی۔

پس بہت زیادہ مین میخ نکال کر اور وہم میں پڑ کر اپنے لیے بلا وجہ مشکلات پیدا نہیں کرنی چاہئیں۔ حدیث میں بھی آتا ہے، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ۔ (صحیح بخاری کتاب البیوع باب مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ) یعنی کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک جماعت ہمارے پاس گوشت لے کر آتی ہے، ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے (اسے ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا ہوتا ہے یا نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس گوشت پر اللہ کا نام (بسم اللہ) پڑھ لیا کرو اور اسے کھا لیا کرو۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کیا ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا درست ہے؟ فرمایا: ''شریعت نے اس کو مباح رکھا ہے۔ ایسی پابندیوں پر شریعت نے زور نہیں دیا بلکہ شریعت نے تو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا پر زور دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ آرمینیوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں کھا لیتے تھے اور بغیر اس کے گذارہ بھی تو نہیں ہوتا۔''

(الحکم نمبر 19، جلد 8، مورخہ 10/ جون 1904ء صفحہ 3)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں ایک دوست جو محکمہ آبکاری میں نائب تحصیلدار تھے۔ انہوں نے حضور سے بذریعہ خط دریافت کیا کہ کیا اس قسم کی نوکری ہمارے واسطے جائز ہے؟ حضور علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا: ''اس وقت ہندوستان میں ایسے تمام امور حالت اضطرار میں داخل ہیں۔ تحصیلدار یا نائب تحصیلدار نہ شراب بناتا ہے نہ بیچتا ہے نہ پیتا ہے۔ صرف اس کی انتظامی نگرانی ہے اور بلحاظ سرکاری ملازمت کے اس کا فرض ہے۔ ملک کی سلطنت اور حالات موجودہ کے لحاظ سے اضطراراً یہ امر جائز ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ وہ انسان کے واسطے اس سے بھی بہتر سامان پیدا کرے۔ گورنمنٹ کے ماتحت ایسی ملازمتیں بھی ہو سکتی ہیں جن کا ایسی باتوں سے تعلق نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے استغفار کرتے رہنا چاہیے۔'' (اخبار بدر نمبر 39، جلد 6، مورخہ 26/ ستمبر 1907ء صفحہ 6) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بینک کی ملازمت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''جس ملازمت میں سود لینے یا اس کی تحریک کرنے کا کام کرنا پڑتا ہو وہ میرے نزدیک جائز نہیں۔ ہاں ایسے بینک کے حساب وکتاب کی ملازمت جائز ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان دارالامان نمبر 95، جلد 3، 7/ مارچ 1916ء صفحہ 9)

پھر ایک اور موقع پر فرمایا:

''جس ملازمت میں سود کی تحریک کرنی پڑے وہ ناجائز ہے۔ کلرکی اور حساب رکھنا بہ تسلسل ملازمت جائز ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان دارالامان نمبر 113، جلد 3، مورخہ 13/ مئی 1916ء صفحہ 8)

پس انسان کو وہموں اور شک وشبہ میں مبتلا ہوئے بغیر تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنے معاملات اور دنیاوی امور کو بجالانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور جہاں براہ راست کسی ممنوع کام میں پڑنے کا امکان ہو یا کسی چیز کی حرمت واضح طور پر نظر آتی ہو اس سے بہر صورت اجتناب کرنا چاہیے۔ لیکن بہت زیادہ وہموں میں پڑ کر جائز اشیاء کے استعمال سے بلا وجہ کنارہ کشی اختیار نہیں کرنی چاہیے۔

❀❀❀

فتاویٰ مصلح موعودؓ

مہر

سوال: عورتوں کے مہر مقرر کرنے کی کیا فلاسفی ہے؟

جواب:۔فرمایا۔مہر کی فلاسفی یہ ہے کہ عورت کے لئے جائیداد مقرر ہو جس پر اس کا تصرف ہو۔ اس کی کئی ضروریات ہوتی ہیں جن کو مرد غیر ضروری سمجھتے ہیں مگر اس کے نزدیک وہ اہم ہوتی ہیں اور بعض باتیں مرد سے بیان بھی نہیں کر سکتی۔شریعت نے اس کی ضروریات کو تسلیم کیا ہے اور اس کے لئے مستقل جائیداد کا انتظام کیا ہے اور مہر مقرر کر کے عورت کا حق ثابت کر دیا اور اس طرح اسلام نے تمدن کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

ولایت میں عورت کی جائیداد نہیں ہوتی مگر جو کچھ وہ قرض کپڑوں وغیرہ کے لئے اُٹھائے وہ مرد کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

سوال ہوا کہ حضرت عمر نے کیوں زیادہ مہر سے روکا تھا۔فرمایا اس لئے کہ لوگوں نے محض نمود و نمائش کے لئے بڑا مہر باندھنا شروع کر دیا تھا۔ ورنہ خود انہوں نے ام کلثوم بنت حضرت علی کا مہر چالیس ہزار باندھا۔ اور وہ پہلے ادا کر دیا تھا۔

(الفضل ۵ فروری ۱۹۲۴ء- جلد ۱۱ نمبر ۶۱ صفحہ ۶)

ایک قضاء کی اپیل میں جو بغرض فیصلہ آخر حضرت امیر المومنین خلیفہ المسیح الثانی کے حضور پیش ہوئی۔ ایک عورت کی طرف سے پانچ صد روپیہ مہر کا دعویٰ تھا اور خاوند کی طرف سے یہ جواب تھا کہ اس قدر رقم مہر اس کی حیثیت سے بہت زیادہ ہے۔ اس کو کم کیا جائے اور جو بھی دلایا جائے اس کی ادائیگی باقساط ہو۔

حضور نے حسب ذیل فیصلہ فرمایا: میری رائے یہی ہے کہ مدعی علیہ کی حیثیت پانچ صد روپیہ یکمشت ادا کرنے کی ہرگز نہیں۔ لیکن چونکہ شریعت کے منشاء کے خلاف ہماری جماعت کے بعض افراد بھی بڑے بڑے مہر باندھنے پر اصرار کرتے چلے جاتے ہیں اور جو شریعت کا منشاء ہے کہ مہر یکمشت اور عند الطلب ادا ہونا چاہئے۔ اس صورت میں پورا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے بطور سزا کے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ اگر مدعیہ اپنے خاوند کے گھر میں آجائے تو خاوند ایک ماہ کے اندر قادیان کے دفتر امور عامہ کی معرفت کل زر مہر مبلغ پانچ سو روپیہ اس کو ادا کر دے۔ بصورت عدم تعمیل امور عامہ کو مناسب تعزیری کارروائی کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ اس فیصلہ کی ایک نقل امور عامہ کو بھجوائی جائے۔

(الفضل ۴ مئی ۱۹۴۰ء- جلد ۲۸ نمبر ۱۰۱ صفحہ ۳)

لوگ مہر یا تو 32 روپے مقرر کرتے ہیں اور اسے مہر شرعی کہا جاتا ہے یا تین من سونا اور اتنے من چاندی اور اتنے گاؤں۔ یہ دونوں فضول باتیں ہیں۔مہر طرفین کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہئے۔

(الفضل ۲ فروری ۱۹۱۵ء- جلد ۲ - نمبر ۹۹ صفحہ ۱)

مہر کی مقدار

میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے۔یعنی مجھ سے کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کر دو اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الوصیت کے قوانین میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے۔ گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے۔ اس بناء پر میرا خیال ہے کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی بڑی قربانی ہے کہ جس کے بدلے میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس حساب سے ایک سال کی آمد جو گویا متواتر دس سال تک کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔ بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا۔مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بہت کافی ہے بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے۔

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ جلد ۲۸ نمبر ۲۸۲ صفحہ ۱)

(فرمودات مصلح موعودؓ صفحہ 205-207)

❁❁❁

DIARY DOSE

گزشتہ مضامین میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کے حوالہ سے کچھ مشاہدات کو ضبطِ تحریر میں لانے کا موقع ملا۔ ان میں عام طور پر حوالہ وہ دفتری ملاقاتیں تھیں جو حضور انور کی شفقت کے نتیجہ میں خاکسار کو میسر آئیں۔ اس مضمون کا آغاز کرنے سے پہلے ایک وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ جب دفتری ملاقات کہا جاتا ہے تو ذہن میں تاثر یہ ابھرتا ہے کہ کسی بڑے افسر سے انتظامی معاملات کے بارہ میں میٹنگ۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ حقیقت یوں ہے کہ دفتری ملاقات انفرادی ملاقات سے یوں تو مختلف ضرور ہوتی ہے کہ ایسی ملاقات میں حضور انور کی خدمت میں اپنی ذمہ داریوں کے حوالہ سے رہنمائی کی درخواست کی جاتی ہے۔ ذاتی بات سے احتراز کیا جاتا ہے تاوقتیکہ حضور خود کچھ دریافت فرمالیں یا کوئی ایسی مجبوری ہو کہ وہ بات پیش کرنا ناگزیر ہو۔ مگر ان دفتری ملاقاتوں میں بھی حضور انور کی روحانیت اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ بالکل جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ریاستی امور بھی بیان فرمائے تو وہ بھی روحانیت اور الٰہیات کے نور سے منور تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی آخری جماعت کا یہ امام جب انتظامی امور میں بھی ہماری رہنمائی فرماتا ہے، تو بھی ہمیشہ مقدم قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی رہتا ہے۔ چند واقعات جو میرے اپنے مشاہدہ بلکہ تجربہ میں آئے وہ آج پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

انتظامی معاملات میں شعبہ جات کے مابین بلکہ اپنے شعبہ کے اندر ہی دو لوگوں کی رائے میں اختلاف ہوجانا بڑی قدرتی سی بات ہے۔ مگر اختلافِ رائے طول پکڑ جائے اور اس میں جماعتی وقت کا ضیاع ہونے لگے تو یہ بہرحال پسندیدہ نہیں۔ ایک مرتبہ ایک صاحب نے خاکسار کے شعبہ سے متعلق شکایت کے رنگ میں ایک خط حضور انور کی خدمت میں تحریر کیا۔ حضور انور نے سوالیہ نشان کے ساتھ اسے خاکسار کو ارسال فرمایا۔ یہ میرا پہلا تجربہ تھا کہ کوئی خلیفۂ وقت کو میرے بارہ میں شکایتی رنگ میں خط لکھے اور حضور سوالیہ نشان کے ساتھ مجھے مارک فرمائیں۔ حد درجہ کوفت اور بے چینی ہوئی۔ شکایت کی کوفت اپنی جگہ تھی مگر یہ کہ حضور کے سوالیہ نشان کا کیا مطلب ہے، یہ مجھے معلوم نہ تھا۔ ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو میرا خیال تھا کہ حضور مجھ سے سب سے پہلے اس خط کے بارہ میں دریافت فرمائیں گے۔ اور معلوم نہیں کہ اگر خدانخواستہ ناراض ہوں گے تو میں یہ سب کیسے دیکھ اور سن سکوں گا۔ مگر حاضر ہوا تو کہیں خفگی کے کوئی آثار نہ تھے۔ میں نے معاملات اسی ترتیب سے خدمتِ اقدس میں پیش کرنا شروع کئے جس ترتیب سے اپنی نوٹ بک میں لکھ رکھے تھے۔ حضور بڑی محبت سے رہنمائی فرماتے رہے۔ آخر پر عرض کی کہ حضور، وہ خط تھا فلاں صاحب کا جو حضور نے سوالیہ نشان کے ساتھ مجھے ارسال فرمایا ہے۔ حضور مجھے اس پر کیا کرنا ہے؟ حضور کو جواب لکھوں یا ان صاحب کو؟

حضور نے فرمایا کہ ان کو جواب لکھو۔ تعمیلِ ارشاد میں باہر آتے ساتھ ان صاحب کی شکایت کا جواب لکھا، اور چونکہ معاملہ حضور کی طرف سے آیا تھا، نقل حضور انور کی خدمت میں بھی ارسال کر دی۔ اس کے بعد ایک عجیب تکلیف دہ سلسلہ شروع ہوا اور کئی دن تک جاری رہا۔ وہ جواب لکھتے اور حضور کو نقل ارسال کرتے پھر میں جواب دیتا اور حضور کو نقل ارسال کرتا۔ کچھ روز کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا پیغام موصول ہوا کہ حضور نے ہم دونوں کو ایک ساتھ حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اب صورتحال کچھ اور بھی سنگین معلوم ہونے لگی۔ دل میں یہ بات کئی مرتبہ آتی کہ مجھے شاید حضور کی خدمت میں نقل نہیں بھیجنی چاہیے تھی۔ مگر انسان اپنی ہر غلطی کو درست ثابت کرنے اور اپنے ضمیر کی آواز کو دبانے کے لئے ہزار بہانے تلاش کر لیتا ہے۔ سو میں بھی دل کو تسلی دیتا رہا کہ انہوں نے پہل کی تھی، میں تو مجبوراً نقل بھیجتا رہا۔ مگر اب

جب حضور انور نے یاد فرمایا ہے تو کیا یہ معاملہ عدالت کے رنگ میں پیش ہوگا، جرح کی مجال تو وہاں کسی کو بھی نہیں، وہاں کٹھ حجتی بھی ناممکن ہے۔ پھر مقامِ ادب۔ بہت غور و فکر کر کے میں نے دل میں تہیہ کرلیا کہ جو بھی ہوگا، معذرت کرلوں گا اور آئندہ ایسی خط و کتابت میں نہیں پڑوں گا۔ خیر، ہم ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ جاتے ساتھ حضور نے بہت مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ''کیا آپ دونوں نے آپس میں خط و کتابت شروع کی ہوئی ہے''۔ اس کے بعد حضور نے پورے معاملہ کے بارہ میں بتایا کہ مسئلہ صرف اتنا سا ہے۔ تم لوگ خواہ مخواہ بات کو طول دے رہے ہو۔ اس طرح کرو، اور اس طرح کرو اور اس طرح بھی کرلو، مسئلہ حل ہوجائے گا۔ ہم دونوں نے حضور کا شکریہ ادا کیا، معذرت کی کہ ہماری وجہ سے حضور کا وقت بھی ضائع ہوا اور اٹھ کر باہر آنے لگے۔ ابھی دروازہ تک ہی پہنچے تھے کہ فرمایا وہ پیچھے جو تھیلا پڑا ہے وہ اٹھاؤ۔ میں نے بڑھ کر اٹھایا۔ حکم ہوا کہ اس میں کیا ہے، نکالو۔ نکالا تو طاہر ہارٹ فاؤنڈیشن کی طرف سے تیار کئے گئے دل کی شکل کے دو cushion تھے۔ مسکراتے ہوئے فرمایا بس یہ دونوں ایک ایک لے لو اور دل پر رکھ سکون سے کام کرو۔ ہم کیا سوچ کر گئے تھے اور ہوا کیا۔ حیرت، شرمندگی، شکر گزاری۔ بات بھی چھوٹی سی تھی، وقت بھی بہت ضائع ہوگیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس چھوٹی سی بات کے لئے حضور کا وقت ضائع ہوا۔

اگلی ملاقات میں حاضر ہوا تو دریافت فرمایا ''پھر! مسئلہ حل ہوگیا تھا؟'' عرض کی کہ جی حضور، حل بھی ہوگیا تھا اور بہت معذرت بھی کہ ہماری وجہ سے حضور کو تکلیف ہوئی۔ فرمایا ''ایسی خط و کتابت میں بالعموم اصل بات پیچھے رہ جاتی ہے اور یہ مقابلہ شروع ہوجاتا ہے کہ اپنی بات کو دوسرے سے اونچا دکھاؤں۔ مل بیٹھ کے بات کرلو تو وہی بات چند منٹ میں حل ہوجائے''۔ حضور کی اس بات میں بہت گہرا سبق تھا۔ غور کیا تو واقعی ایسا ہی تھا۔ کہیں نہ کہیں یہ خیال ضرور لکھنے پر اکساتا ہے کہ اب اس بات کو یوں جواب دیا جائے کہ میں سچا لگوں۔ میں غلطی پر نہ نظر آؤں اور فیصلہ میرے ہی حق میں ہو۔ یہ بات کہیں کھو جاتی ہے کہ جو بھی انتظامی معاملہ ہے، وہ جماعت ہی کا معاملہ ہے۔ جو فیصلہ بھی ہوگا، وہ اگر خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوگا تو یقیناً جماعت کے لئے بہتر ہوگا۔ اس میں کسی فرد کی ہار جیت کا کیا سوال۔ پھر یہ کہ مل بیٹھنے میں جو چیز آڑے آتی رہی، وہ بھی تو صرف انا ہی تھی۔ اگر ہم مل بیٹھتے اور ''حُسنِ تحریر'' کے بدنما مقابلہ میں نہ پڑ جاتے تو مسئلہ کب کا حل ہوگیا ہوتا۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضور نے فرمایا کہ فلاں صاحب تم سے بہت نالاں ہیں۔ عرض کی کہ جی حضور، معلوم ہے۔ کوشش بھی بہت کرتا ہوں مگر ان کا دل صاف نہیں ہوتا۔ عام آدمی ہوتا تو یہاں دو طرح کے جواب دے سکتا تھا۔ یا تو مجھ سے ہمدردی ظاہر کرنے والا جواب، یا دوسرے صاحب سے ہمدردی ظاہر کرنے والا۔ مجھے تو ظاہر ہے یہی امید تھی کہ ہمدردی کا مستحق میں ہی ہوں۔ مگر حضور نے جو جواب عنایت فرمایا، وہ کہیں گہرا، اور توقعات سے کہیں زیادہ بڑھ کر تھا۔ فرمایا:

''ہوسکتا ہے تمہاری کوشش کافی نہ لگتی ہو ان کو۔ تم جھک جاؤ''

عرض کی کہ حضور جھکتا ہوں۔ فرمایا ''اور جھک جاؤ۔ اگر اگلا تمہارے اتنا جھکنے سے راضی نہیں تو اور زیادہ جھک جاؤ۔ اتنا جھک جاؤ کہ اگلے کو خود شرم آجائے اور اس کا دل نرم ہوجائے''۔

حضور نے زندگی کا ایک رہنما اصول بھی سمجھا دیا اور ہمدردی کسی سے بھی نہیں ظاہر کی۔ آخر ہم دونوں حضور کی اولاد ہی کی طرح تو ہیں۔ کیوں مجھ سے ہمدردی ظاہر کرتے اور دوسرے کو غلط ٹھہراتے۔ میرے لئے اس قدر ارشاد تھا کہ جھکتے جاؤ، اور جھکو، اور جھکو۔ اب ظاہر ہے کہ حضور کو معلوم تھا کہ یہ کام آسان نہیں۔ تو اس کام کو بھی یوں آسان فرما دیا:

''حضرت مسیح موعودؑ نے جو فرمایا ہے کہ بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں۔ یہ ذہن میں رکھو گے تو جھکنا آسان ہوگا۔ دوسروں کو بدتر سمجھو گے تو جھکنا ایک مشکل ہی بنا رہے گا''۔ کیا ہی زبردست بات ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرما دی اور ہمیں آپؑ کے خلیفہ نے سمجھا دی۔

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مصرع کو اپنے لئے

اس طرح پڑھا کرو کہ میں 'ہوں' غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر۔

ایک اور موقع پر فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں، تو یہ یاد رکھا کرو کہ اللہ تعالیٰ صرف عاجزانہ راہوں پر چلنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔

اب دیکھیں کہ یہ سب باتیں دفتری ملاقات کے دوران ہوئیں۔ مگر قرآن کریم، حدیث اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی روشنی میں انسان کی رہنمائی کرنے والی باتیں۔ زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھانے والی باتیں۔ ہم نہ سیکھیں تو ہماری بدنصیبی، سیکھ جائیں تو کیا ہی بات۔

کسی دفتری معاملہ میں ایک صاحب نے خاکسار کو طویل خط لکھا۔ زیادہ حصہ شکوہ پر مبنی تھا۔ نقل حضور انور کو بھیجی ہوئی تھی۔ خاکسار کے ذہن میں یہ بات تھی کہ حضور انور نے فرمار کھا ہے کہ ایسی خط و کتابت کو طول نہ دیا جائے۔ خاکسار نے اسی حساب سے ان صاحب کی تمام باتوں کو نمبروار جواب لکھا تا کہ ایک ہی خط میں معاملہ حل ہو اور خط و کتابت طول نہ پکڑے۔ ان صاحب کو حضور کی طرف سے کیا جواب گیا، میرے علم میں نہیں۔ مجھے جو جواب آیا وہ یہ تھا:

''آپ کا جواب تین سطروں سے زیادہ نہ ہو''

یعنی طول سے مراد صرف خطوط کی تعداد نہیں بلکہ متن کا بھی طویل و عریض ہونا ہے۔ دوبارہ جواب تحریر کیا اور اب اس سے جو سبق حاصل ہوا، اس کے بعد ان صاحب کے کسی بھی خط کے جواب میں اس کے علاوہ کچھ نہیں سوجھتا کہ:

''جناب! آپ کا خط موصول ہوا۔ خاکسار کی رائے میں معاملہ یوں نہیں یوں تھا۔ اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہو تو خاکسار معذرت خواہ ہے''۔

پس جو جھکنے اور جھکتے چلے جانے کی بات تھی، اس کا عملی انداز بھی سمجھا دیا۔ انا جیسی دیو قامت بلا تین سطروں میں بھلا کہاں سماتی ہے۔ تین سطروں میں تو جو کچھ آئے گو وہ عاجزی سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

(بحوالہ وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے قسط 4 از آصف محمود باسط صاحب)

❁❁❁

گوشۂ ادب

مسیحِ پاکؑ کے خوابوں کی ہے تعبیر، وقفِ نَو

(محمد ابراہیم سرورؔ۔ قادیان)

مسیحِ پاکؑ کے خوابوں کی ہے تعبیر، وقفِ نَو
بقائے احمدیت کی یہی جاگیر، وقفِ نَو
جہانِ نو بنانے کو، ہوئی تحریک ربّانی
خلافت کی صدا پر، سو ہوئی تعمیر، وقفِ نَو
وہ طاہر تھا، مُطہّر تھا کہ جس نے ہے بِناء ڈالی
جہاں بھر کی کرے گی اب یہی تطہیر، وقفِ نَو
یہ پدرِ انبیاء سے وقف کی سُنّت چلی آئی
اُسی کے عکس کی ہے دوسری تصویر، وقفِ نَو
براہین و دلائل سے، ہنر سے لیس ہیں سارے
مقابل ظلم کے ہیں دیکھو! سب شمشیر، وقفِ نو
فلاحی اور رُفاہی کام میں یہ وقف روز و شب
اندھیروں سے بچانے کو ہے اِک تنویر، وقفِ نَو
خدا کی خَلق کے غم دور کرنے میں گرفتہ ہیں
کہ خدمت کے سبھی معنوں کی ہے تفسیر، وقفِ نَو
طلاطُم خیز لہروں میں، تھپیڑوں سے بچانے کو
خدا کی ہے عطا کردہ سنو! زنجیر، وقف نو
اِمامِ وقت کی ہر بات پر لبّیک کہتے ہیں
سمجھتے ہیں سدا ہر حکم کو اکسیر، وقفِ نَو
رقم ایسی کریں گے داستانیں، دیکھے گی دنیا
طلائی حرف سے لکھی ہوئی تحریر، وقفِ نَو
خدا کی راہ میں سرورؔ، جو مرتے ہیں وہ جیتے ہیں
جہانِ نَو کی ہے اب تو یہی تقدیر وقفِ نَو

❁❁❁

MISHKAT ARCHIVES
1981 1982 1983

دوماہی مشکوٰۃ مئی جون

1995

مکرم انور حسین صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیم "ایوانِ خدمت" قادیان میں مجلس عاملہ بھارت سے خطاب کرتے ہوئے۔

سچ جاننے کیلئے تحقیق کرو

ایک دفعہ ایک لڑکے کے والد نے لکھا میرا لڑکا عربی میں بہت ہوشیار تھا مگر ہیڈ ماسٹر نے فلاں بات کی وجہ سے اسے فیل کر دیا۔ میں نے اس لڑکے کا عربی کا پرچہ منگا کر دیکھا۔ اسے سَو میں سے اڑھائی نمبر دیئے گئے تھے۔ جب مَیں نے پرچہ دیکھا تو مجھے افسوس ہوا کہ اسے اڑھائی نمبر بھی کیوں دیئے گئے ہیں، وہ اِس قابل بھی نہ تھا۔ میں نے اُس کے والد کو لکھا آپ کے لڑکے کو توصفر ملنا چاہئے تھا۔ پرچہ موجود ہے، اس میں جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ ظاہر ہے۔

تو ایسی شکائتیں بھی ہوتی ہیں۔ یہ ماں باپ کی غلطی ہوتی ہے کہ لڑکے کی طرف سے جو رپورٹ ملے اسے درست تسلیم کرلیں۔

ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس ایک خط آیا جس میں لکھا تھا ہمیں اپنا بچہ بہت پیارا ہے مگر معلوم ہوا ہے اس سے وہاں یہ سلوک کیا جارہا ہے کہ اسے پنجرے میں بند کر رکھا ہے اور لڑکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ جو اس کے پاس سے گزریں وہ اس پر تُھو کیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ خط پڑھتے جاتے اور مسکراتے جاتے۔ وہ لڑکا بھی آپ کے پاس ہی بیٹھا تھا، اُس سے پوچھتے بھئی! آج تم پر کتنوں نے تُھو کا ہے؟

تو ایسی باتیں طالب علم کرتے رہتے ہیں مگر والدین کا فرض ہے کہ ان کی ہر بات پر یقین نہ کرلیا کریں۔ دراصل لوگوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ ابھی پرسوں کا واقعہ ہے ایک آدمی کو بھیجا گیا کہ فلاں دکان سے یہ چیز لے آؤ۔ مطلب یہ تھا کہ پیسے لے جاؤ اور جا کر لے آؤ مگر وہ یونہی چلا گیا۔ مَیں نے اس دکاندار سے کہا ہوا تھا کہ میرے لئے یا تو پیسے لے کر چیز دیا کرو یا رُقعہ لے کر۔ اُس نے یونہی جانے پر چیز تو دے دی مگر ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ مجھے اِس طرح دینے کا حکم نہیں ہے۔ جو شخص لینے کے لئے گیا تھا اُس نے آکر بتایا دکاندار نے میری چادر چھین لی تھی کہ پیسے لا کر دو۔ تو بات کی تحقیقات کر کے دیکھنا چاہئے کہ کس حد تک وہ صحیح ہے اور کس حد تک اُس میں مبالغہ داخل ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 صفحہ 283-282)

❁❁❁

HEALTH & FITNESS CORNER

زنک کا صحت برقرار رکھنے میں اہم کردار

اگر زنک باقاعدگی سے استعمال کیا جائے تو سب سے پہلے مدافعتی نظام کے سیلز بہتر طریقے سے کام کرنے لگتے ہیں، بصورت دیگر یہ سیلز متاثر ہوجاتے ہیں۔ زنک کا استعمال نہ صرف نوجوانوں، بلکہ عمر رسیدہ افراد کی صحت بہتر بنانے میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ایسے بوڑھے افراد جو زنک استعمال کرتے ہیں، ان میں مختلف اقسام کے سوزشی امراض کے خطرات کم ہوجاتے ہیں۔

جست یا زنک کے کئی اور بھی فوائد ہیں۔ جیسا کہ زنک کی مدد سے ایسے افراد جن میں پری ڈائیبیٹک کی علامات موجود ہوں، ان میں ذیابیطس کا عارضہ لاحق ہونے کے امکانات طویل عرصے تک روکے جاسکتے ہیں۔ یہ اہم عنصر شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کے شکار افراد کے ثانوی امراض میں فائدہ مند ہوتا ہے۔ بہترین مانع تکسید ہونے کے سبب سرطان کے مددگار خلیات تباہ کر دیتا ہے۔

جلدی عوارض سے بچاتا ہے، بالخصوص ایسے افراد جن کے زخم دیر سے بھرتے ہوں، ان کے لئے نافع عنصر ہے۔ قوتِ مدافعت میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ قوتِ ذائقہ اور شامہ کے لئے بھی ازحد مفید ہے، جبکہ بالوں کے مسائل سے (مثلاً گنجاپن، بال گرنا، دوشاخے یا پتلے ہوجانا) نجات کے لئے اکسیر ہے۔ السر کی کئی اقسام کے علاج اور جلد کے زخموں کے لئے بھی زنک کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

زنک کا استعمال جلد میں کولاجین کی مقدار متوازن رکھتا ہے۔ اس کے استعمال سے ذیابیطس سے بننے والے زخموں کی شدت میں کمی آتی ہے۔ طبی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر روزانہ زنک مناسب مقدار میں استعمال کیا جائے، تو یہ آنکھوں کی صحت کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ کیل مہاسوں کے علاج کے لئے زنک کا استعمال مفید سمجھا جاتا ہے۔ بعض طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ زنک کی کمی کی وجہ سے ذیابیطس کے مرض میں شدت آسکتی ہے۔

اس کے علاوہ جو افراد زنک کا باقاعدگی سے استعمال کرتے ہیں، ان میں ان لوگوں کی نسبت بلڈ شوگر لیول کم ہوتا ہے، جو زنک استعمال نہیں کرتے۔ دورانِ حمل ذیابیطس کا سامنا کرنے والی خواتین میں بھی زنک کا استعمال اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ انسانی جسم میں زنک مناسب مقدار میں موجود نہ ہو تو ہر وقت تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے، دورانِ حمل جست کی قلت سے جنین کو نقصان کا احتمال رہتا ہے۔

اس کے علاوہ زنک کی کمی کے باعث بھوک نہیں لگتی، نتیجتاً جسمانی کمزوری واقع ہوجاتی ہے۔ دورانِ رضاعت خواتین کے لئے زنک کا استعمال ذہنی و جسمانی صحت کے لئے مفید ہے۔ مردوں میں زنک کی کمی کے نتیجے میں پراسٹیٹ گلینڈ سے متعلقہ عوارض کا جلد ہی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ”دی ایج ریلیٹڈ آئی ڈیزیز اسٹڈی“ کی ایک حالیہ تحقیق سے پتا چلا ہے کہ وٹامن سی، بیٹا کیروٹین، وٹامن ای، جست (زنک)، اومیگا تھری اور کاپر پر مبنی فوڈ سپلی منٹس کی مدد سے آنکھوں کے کئی امراض، بالخصوص Macular Degeneration سے تحفظ ملتا ہے۔

زنک کی کمی دائمی صورت اختیار کرلے تو بڑھاپے کی علامات قبل از وقت ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ سائنس کے مریضوں میں بھی اس عنصر کی کمی پائی جاتی ہے۔ جست کی کمی اسہال سُستی اور ڈپریشن کا بھی سبب بنتی ہے۔ مردانہ سن یاس، جسے اینڈروپاز (Andropause) کہتے ہیں، کے دور میں زنک کا استعمال ٹیسٹوسٹیرون ہارمون کی مقدار نارمل رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جست کے ذرائع میں سے گوشت، کلیجی، مرغی، مچھلی، سالم، اناج اور میوے کی گریاں شامل ہیں۔

اس کے علاوہ شیل فش وٹامن بی 12 کا اہم ذریعہ ہے، لیکن اس میں زنک، کاپر اور آئرن کی بھی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ گوشت، خصوصاً بکرے میں زنک اور وٹامن بی 12 کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ کدو کے بیج کے تیل میں ایسے مرکبات پائے جاتے ہیں، جو غدہ مثانہ (پراسٹیٹ گلینڈ) کے خلیات کی بڑھوتری میں مانع ہوتے ہیں۔ کاجو انتہائی خوش ذائقہ میوہ ہے، جس میں کئی مفید اجزاء کے علاوہ زنک بھی پایا جاتا ہے۔ عموماً تربوز کے بیجوں کو کوڑے دان میں پھینک دیا جاتا ہے، لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ تربوز کے بیجوں میں زنک خاصی مقدار میں پایا

جاتا ہے۔تربوز کے بیجوں کو دھو کر دھوپ میں خشک کرلیں اور اپنی خوراک میں شامل کریں۔لہسن میں زنک،وٹامن اے،وٹامن بی اور وٹامن سی کے علاوہ کیلشیم، میگنیشیم، آیوڈین، آئرن اور پوٹاشیم پائے جاتے ہیں۔خیال رہے کہ لہسن کا اثر گرم ہوتا ہے،اس لئے گرمی کے موسم میں اسے محدود مقدار میں استعمال کرنا چاہیے۔انڈے کی زردی زنک کا بھرپور ذریعہ ہے۔

آر ڈی اے (Recommended Dietary Allowance-) نے روزانہ کی بنیاد پر زنک کی مقدار تجویز کی ہے،جس کے مطابق مردوں کے لئے 12 تا15 ملی گرام،خواتین کے لئے 10 تا12 ملی گرام،حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کے لئے 12 تا15 ملی گرام ہے۔ماہرین کے مطابق روزانہ 40 ملی گرام زنک کی مقدار محفوظ تصور کی جاتی ہے اور اس مقدار کے فوری طور پر کوئی مضر اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔بہرحال ہر فرد کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں اور چونکہ ہمارے ہاں عمومی افراد لیب ٹیسٹ کروانے سے کتراتے ہیں،تو بہتر یہی ہے کہ آر ڈی اے کی تجویز کردہ خوراک سے تجاوز نہ کیا جائے۔❁❁❁

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور پر تو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230
O.A.N. Doors & Steels
All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near
Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

سائنس کی دنیا

Science

کیا واقعی ایک دن ہم آسمانی بجلی سے اپنے برقی آلات کو چلا سکیں گے؟

بشکریہ بی بی سی نیوز اردو

مشہور و معروف امریکی طبیعیات دان نکولا ٹیسلا طوفانی بادلوں میں ہونے والے عمل کو استعمال کرتے ہوئے مرطوب ہوا سے بجلی حاصل بنانا چاہتے تھے۔ ان کا یہ خواب ان کی موت کے کئی دہائیوں کے بعد بالآخر پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے۔

لیبارٹری میں موجود کوئی بھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتا تھا کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے۔ ایک تجرباتی آلے، ہوا میں نمی کو جانچنے کے آلے، ایک 'ہیومڈ سینسر'، نے ہلکے ہلکے درجے کے الکٹریکل سگنلز پیدا کرنا شروع کر دیے تھے۔ آپ کا یہ شک کرنا کہ ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے اپنی جگہ جائز ہو گا۔ یونیورسٹی آف میساچوسٹس ایمہرسٹ کے جُن یاؤ کہتے ہیں کہ 'کسی وجہ سے جو طالب علم اس آلے پر کام کر رہا تھا وہ بجلی میں اس کا پلگ لگانا بھول گیا تھا۔ دراصل یہی واقعہ اس کہانی کا آغاز ہے۔'

پانچ سال پہلے کے اس واقعے کے بعد سے جُن یاؤ اور ان کے ساتھی ایک ایسی ٹیکنالوجی تیار کر رہے ہیں جو کسی اور چیز کے بجائے صرف مرطوب ہوا سے بجلی بنا سکے: مرطوب ہوا سے بجلی بنانے کے اس خیال کو 'ہائیگرو الیکٹرسٹی' (یعنی مائع سے بنائی جانے والی بجلی) کہا جاتا ہے۔ یہ ایک خیال ہے جس پر کئی سالوں سے بات ہوتی چلی آ رہی ہے۔ امریکی ماہر طبیعیات نیکولا ٹیسلا اور دیگر نے ماضی میں اس پر تحقیقات بھی کی ہیں لیکن اُنہیں کبھی بھی امید افزا نتائج حاصل نہیں ہوئے۔ تاہم اب لگ رہا ہے کہ اس خیال کو ایک عملی شکل دی جا سکتی ہے۔

دنیا بھر میں متعدد تحقیقی گروپ پانی کے مالیکیولز (انووں) سے بجلی حاصل کرنے کے نئے نئے طریقے دریافت کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ مالیکیولز قدرتی طور پر ہوا میں تیرتے رہتے ہیں۔ نظریاتی طور پر ان مالیکیولز سے بجلی بنانا ممکن ہے، کیونکہ پانی کے مالیکیولز اپنے درمیان چھوٹے برقی چارجز کو منتقل کر سکتے ہیں۔ ایک ایسا عمل جسے محققین کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ انھیں قابل استعمال ہونے کے لیے اس سے کافی مقدار میں بجلی حاصل کرنا ہے۔ لیکن سائنس دانوں کو اب یقین ہو گیا ہے کہ وہ چھوٹے کمپیوٹرز یا سینسر کو چلانے کے لیے کافی مقدار میں بجلی بنا سکتے ہیں۔

یہ قابل تجدید توانائی کی ایک نئی شکل کے حیران کُن امکان کو بڑھاتا ہے جو عملی طور پر ہمارے چاروں طرف ہر وقت تیرتی رہتی ہے۔

سنہ ۲۰۲۰ میں جُن یاؤ اور ان کے ساتھیوں نے ایک سائنسی مقالہ شائع کیا جس میں بتایا گیا کہ کس طرح چھوٹے پروٹین نینو وائرز، جو ایک بیکٹیریم کے ذریعے تیار کیے گئے ہیں، ہوا سے بجلی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ عمل کیسے ہوتا ہے اس بارے میں بحث جاری ہے، لیکن مادے کے چھوٹے چھوٹے سوراخ پانی کے تیرتے مالیکیولز کو قابو کرنے کے قابل دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے ہی وہ کسی میٹیریل سے رگڑتے ہیں، پانی کے مالیکیولز بھی اس عمل کے دوران بجلی پیدا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

جُن یاؤ بتاتے ہیں کہ، اس طرح کے نظام میں زیادہ تر مالیکیولز جو سطح کے قریب رہتے ہیں وہ بہت زیادہ الیکٹرک چارج جمع کرتے ہیں جبکہ کچھ دوسرے زیادہ گہرائی میں گھس جاتے ہیں وہ کم چارج کرتے ہیں۔ یہ مادی تہہ کے اوپری اور نچلے حصوں کے درمیان چارج میں فرق پیدا کرتا ہے۔

جُن یاؤ کہتے ہیں کہ 'وقت گزرنے کے ساتھ، آپ دیکھتے ہیں کہ الیکٹرک چارج علیحدہ کرتے جاتے ہیں۔ دراصل بادلوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔' بہت بڑے اور زیادہ ڈرامائی پیمانے پر طوفانی بادل مخالف الیکٹریکل چارجز کا ایک مجموعہ بھی بناتے ہیں جو بالآخر بجلی کی شکل میں خارج ہوتے ہیں جسے ہم بجلی کا کڑکنا کہتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کے مالیکیولز کی حرکت کو متاثر کر کے اور ان چارجز کی علیحدگی کے لیے صحیح حالات پیدا کر کے، آپ بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔ جُن یاؤ کہتے ہیں کہ 'آلہ واقعی زمین پر کہیں بھی کام کر سکتا ہے۔ وہ سنہ ۲۰۲۰ کا تحقیقی مطالعہ اس سارے نظریے کی ابتدا بن گیا۔

یاؤ اور اس کے ساتھیوں نے مئی ۲۰۲۳ میں اسی تحقیقی مطالعہ کی بنیاد پر ایک اور تحقیقی مطالعہ شائع کیا جس میں انھوں نے ایک ہی قسم کا ڈھانچہ

بنایا، جو 'نینو پورس' (ثقب النانو' یعنی بہت ہی مہین سے مساموں سے بھرا ہوا ڈھانچہ) تھا، لیکن اس میں مختلف قسم کے میٹیریکز کا استعمال کیا گیا تھا۔ گرافین آکسائیڈ فلیکس اور پولیمر سے لے کر لکڑی سے حاصل کردہ سیلولوز نانو فائبر تک استعمال کیے گئے تھے۔ کچھ معمولی فرق کے باوجود سب نے بہر حال کام کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اصل میں ساخت اہمیت رکھتی ہے چاہے میٹیریل کسی بھی قسم کا ہو۔

اب تک کے تجربات میں انسانی بالوں سے پتلے آلات نے بہت کم مقدار میں بجلی پیدا کی ہو گی، جو ایک وولٹ کے ایک حصے کے برابر بنتی ہے۔ جُن یاؤ تجویز کرتا ہے کہ صرف مزید میٹیریلز بنا کر، یا اس کے ٹکڑوں کو آپس میں جوڑنے سے، آپ کئی وولٹ اور اس سے زیادہ کے مفید چارجز حاصل کرنا شروع کر سکتے ہیں۔ وہ تجویز کرتا ہے کہ بجلی کسی مائع سے بھی بنائی جا سکتی ہے چاہے وہ کسی بھی سطح پر پانی کا سپرے ہی کیوں نہ ہو۔

برطانیہ میں امپیریل کالج لندن کی ایک میٹریل انجینئر ریشمارا ؤ جو اس مطالعے میں شامل نہیں تھیں، کہتی ہیں کہ 'میرے خیال میں یہ واقعی دلچسپ پیش رفت ہے۔ آپ جس قسم کے میٹیریل کو استعمال کر سکتے ہیں آپ کریں، اس میں بہت زیادہ تنوع ہے۔'

تاہم ریشمارا ؤ نے خبردار کیا کہ اس کے باوجود پوری کی پوری ایک عمارت کو یا الیکٹرک کار جیسی توانائی استعمال کرنے والی مشینوں کو بجلی فراہم کرنے کا تصور کرنا حقیقت پسندانہ نہیں ہو گا۔ لیکن نمی سے حاصل ہونے والی بجلی صرف انٹرنیٹ کے چھوٹے آلات، جیسے سینسر، یا پہننے کے قابل چھوٹے الیکٹرانکس کے لیے کافی ہو سکتی ہے۔

فی الحال جُن یاؤ ایک ممکنہ توانائی کے وسائل کے طور پر مرطوب ہوا کی تحقیقات کرنے والی ٹیم سے کافی دور ہے۔ سنہ ۲۰۲۰ میں اسرائیل میں ایک گروپ دھات کے دو ٹکڑوں کے درمیان مرطوب ہوا گزار کر بجلی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ نم ہوا نے دھات میں چارج پیدا کیا کیونکہ یہ اس کے اوپر بہتی تھی۔

اس طرح کا واقعہ پہلی بار ۱۸۴۰ میں ریکارڈ کیا گیا تھا، جب شمال مشرقی انگلینڈ میں نیو کاسل کے شمال میں ایک کوئلے کی کان میں ایک ٹرین ڈرائیور نے انجن کو چلاتے ہوئے اپنے ہاتھ میں ایک عجیب سی جھنجھلاہٹ محسوس کی۔ بعد میں اس نے اپنی انگلی اور گاڑی کے ایک لیور کے درمیان ایک چھوٹی سی چنگاری کو نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس واقعے کی تحقیقات کرنے والے سائنسدانوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ انجن کے بوائلر کی دھات پر بھاپ سے رگڑنے سے چارج جمع ہو گیا تھا۔

اسرائیل کی تل ابیب یونیورسٹی میں ماحولیاتی علوم کے محقق کولن پرائس، جو ۲۰۲۰ کے مقالے کے شریک مصنف ہیں، اُن کا کہنا ہے کہ دھات کے چھوٹے ٹکڑوں کا استعمال کرتے ہوئے لیبارٹری کے تجربات میں پیدا ہونے والے چارجز بہت کم تھے۔ تاہم وہ مزید کہتے ہیں کہ وہ اور ان کے دیگر ساتھی اپنے اِس نظام کو بہتر بنانے پر کام کر رہے ہیں۔

پھر بھی ایک حد یہ ہو سکتی ہے کہ انھیں ۶۰ فیصد یا اس سے زیادہ نسبتاً نمی کی ضرورت ہے، جب کہ جُن یاؤ اور اس کے ساتھیوں کے آلات تقریباً ۲۰ فیصد کی نمی پر بجلی پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ دریں اثنا پرتگال میں ایک ٹیم یوروپی یونین کی مالی امداد سے بننے والے 'کاٹچر' (CATCHER) نامی منصوبے پر کام کر رہی ہے، جس کا مقصد مرطوب ہوا کو توانائی کے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا ہے۔ سوِٹلانا لیوبچک (Svitlana Lyubchyk)، پرتگال کے شہر لزبن میں لوسوفونا (Lusófona) یونیورسٹی میں میٹیریلز کے مطالعے کی سائنس دان ہیں، وہ اس منصوبے کو مربوط کر رہی ہیں، اور انھوں نے 'کاسکاٹا چوا' (CascataChuva) نامی ایک کمپنی کی بنیاد رکھی ہے۔

لیوبچک کہتی ہیں کہ 'میرے خیال میں انجینئرنگ کا پروٹوٹائپ (ابتدائی ڈیزائن) کم و بیش اس سال کے آخر تک تیار ہو جائے گا۔'

جبکہ ان کا بیٹا اینڈری لیوبچک، جو کمپنی کے شریک بانی بھی ہیں، ایک چھوٹی ایل ای ڈی لائٹ کی ویڈیو پیش کرتا ہے جس میں وہ بار بار جلتی ہے اور پھر بجھتی ہے۔ اس نے زرکونیم آکسائیڈ سے بنی تقریباً ۴ سینٹی میٹر (۱ء۶ انچ) قطر کی ایک سرمئی ڈسک پکڑی ہوئی ہے، اور وہ یہ بتاتا ہے کہ یہ میٹیریل مرطوب ہوا سے پانی کے مالیکیولز کو قابو کر سکتا ہے اور انھیں چھوٹے چینلز کے ذریعے بہنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک الیکٹرک چارج پیدا کرتا ہے، جو ایک ڈسک سے تقریباً ۱ء۵ وولٹ فراہم کرنے کے لیے کافی ہے۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ ایل ای ڈی کو طاقت دینے کے لیے صرف دو ڈسکس کافی ہیں، انھوں نے مزید کہا کہ اس سے بھی بجلی بنانے کے لیے ان میٹیریلز

curse and strike them in the face. Look, hundreds of wise men leave your group and join our group.

(Arbain No. 4 Ruhani Khazain Vol. 17 p. 473)

Cruel acts of the opponents of Ahmadiyyat and enemies of Ahmadiyyat are testimony to the fact that they cannot compete with Ahmadiyya Jamaat with prayers and arguments. They think that they have the government and the power. Has this opposition stopped the progress of Ahmadiyya jamaat? Ahmadiyyat is spreading in all directions. After every opposition, Blessed Souls has come to embrace Ahmadiyyat, the true Islam.

Therefore, our efforts should be that these incidents that took place in the form of group sacrifice have attracted us to God Almighty more than before, this passion, this warmth of faith, the act of crying before God Almighty, Never let the efforts of pure change within you weaken, never let it weaken, never let the sacrifice of your brothers be dead who sacrificed their lives to show us new ways of life.

May Allah make your Ijetma successful and blessed in every way and give you progress in faith and steadfastness. Amen.

***

کے مزید بہت سے ٹکڑوں کو ایک ساتھ جکڑا جا سکتا ہے۔

تاہم اب جبکہ اس کام کے بارے میں کچھ معلومات آن لائن دستیاب ہیں، ٹیم کے تازہ ترین تجربات کے بارے میں مکمل تفصیلات کا ابھی شائع ہونا اور ان کا ان کے یا ہم مرتبہ ماہرین کا ان کا جائزہ لینا ابھی باقی ہے۔ گروپ نے کسی بھی میٹیریل کے بارے میں مزید معلومات فراہم کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح ڈسکس ایل ای ڈی سے منسلک ہیں جن سے انہیں الیکٹرسٹی ملتی ہے۔

❁❁❁

مکمل مضمون کیلئے بی بی سی نیوز اردو کے درجہ ذیل لنک پر جائیں

https://www.bbc.com/urdu/articles/cxxlngj۲۲go

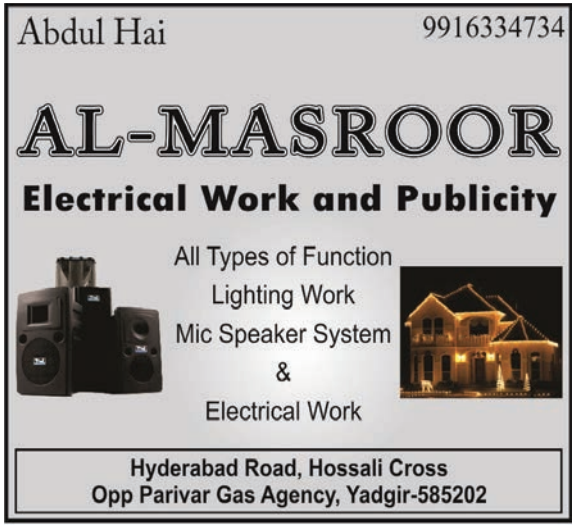

who would possess the spirit of Sahibzada Abdul Latif[ra]."

The Promised Messiah (peace be upon him) was worried that he did not know what would happen after him. We bear witness that even after you, the people have been and are being born who have not cared for worldly temptations and did not hesitate to sacrifice their lives. The father saw the son being martyred in front of him and the son saw the father being martyred in front of him, but there is no slippage in the steadfastness. And then he also even sacrifice his own life.

On May 28, 2010, when our beloved Ahmadis were martyred in two mosques at the time of Friday prayers, At that time I called every house and asked the children, widows, brothers, mothers and fathers and at that time i found them all pleased with the pleasure of Allah Almighty. It was clearly evident by their determined voices that we are happy with the will of Allah Almighty.

What are these one or two sacrifices? We are ready to sacrifice everything and every drop of our blood for the community of the Promised Messiah[PBUH]. This is because of the belief that was inculcated in us due to believing in the Imam of the time.

A few months ago , an awe-inspiring general example set by the members of Jamaat in the African country of Burkina Faso with love, loyalty, sincerity, faith and belief. They were given the opportunity to deny the truth of the Promised Messiah, and so the killers can spare theirr lives. But these people whose faith seems to be stronger than the mountains replied that one day death is certain whether it comes today or tomorrow. we cannot sell our faith to save it. We cannot let go of the truth we have seen, and so one after another sacrificed their lives. Their women and children were also watching this scene and no one expressed any weep and wail. While mentioning Hazrat Sahibzada Abdul Latif Sahib Shaheed, The Promised Messiah (peace be upon him) mentioned a vision in Tazkirat al-Shahadateen and wrote:

God Almighty will create many of their successors. (Ruhani Khazain Volume 20 Page 76)

He concluded from his vision that I hope that after the martyrdom of Sahibzada Sahib, Allah almighty will create many successors to him. We are witnesses that today the people of Africa collectively showed this example and fulfilled the right of being his successors. The Promised Messiah (as) says:

"In my soul is the same truth that was given to Abraham (as). I have an Abrahamic relationship with God. No one knows my secret but my God. Opponents are destroying themselves in vain. I am not a plant that can be plucked from their hands. If those before them and those behind them and their living and their dead all gather and pray for my slaying, then my God will make all these prayers in the form of a

Message of

Huzoor Anwar (ABA)

On National Ijtema Majlis Khuddam-ul-Ahmdiyya Bharat, Oct 2023

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الكَرِيمِ وَ عَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ المَوْعُودِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النّاصر

Dear members of khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

I am very glad to know that Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat has the opportunity to organise their annual Ijetma on the theme of "Martyrs of Ahmadiyyat". On this occasion I have been requested to send a message. So it should be borne in mind that the martyr has a great status in Islam. Allah Almighty says in the Holy Quran:

"And say not of those who are slain in the way of Allah that they are dead; nay, they are living, only you perceive not. And We will try you with something of fear and hunger, and loss of wealth and lives and fruits; but give glad tidings to those who patiently persevere. Who, when a misfortune overtakes them, say, 'Surely, to Allah we belong and to Him shall we return." (Al-Baqarah 155:157)

The most glorious sacrifice among the sacrifices, that offered in the way of Allah in the history of Ahmadiyya community, is the one that Hazrat Sahibzada Abdul Latif Sahib made during the time of the Promised Messiah (on whom be peace), on that occasion the Promised Messiah a.s said:

"When I consider the steadfastness and sacrifice of Sahibzada Maulvi Muhammad Abdul Latif the Blessed, I begin to feel more confident about them. It seems it is the design of Almighty God Who had granted such steadfastness and devotion to some of them that they not only rendered financial help but were even ready to sacrifice their lives also in His cause. He would raise in this Community a number of men

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اختتامی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے

حاضرین اختتامی تقریب سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2023

Beacon of youth میں سابق صدر صاحب مخاطب

معائنہ رضا کاران وانتظامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت

معائنہ رضا کاران وانتظامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت

ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت

ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت

ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-46/2021-23
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: Shameem Ahmad Ghaury
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 7 November 2023 CE Issue 11

Published on 15th Jan 2024

اجتماع کی اہمیت

”جب تم سچائی پر قائم ہوجاؤ گے۔ جب تم نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرلو گے۔ جب تم دین کی خدمت کے لیے رات دن مشغول رہو گے۔ تب جان لینا کہ اب تمہارا قدم ایسے مقام پر ہے جس کے بعد کوئی گمراہی نہیں۔“

(مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 31)

اجتماعات کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ خدام کو ان کے قیام کی غرض و غایت کی طرف توجہ دلائی جاتی رہے اور ان کے کانوں میں بار بار یہ آواز پڑتی رہے کہ ان کی زندگیوں کا مقصد کیا ہے؟ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد یاد رکھنے کے قابل ہے:

”میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہوجائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرلے جو دنیا کے لیے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔ (مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 80)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Distt-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik